ہندوستان کا قدیم تمدن

دو ابتدائی باب

از

ڈاکٹر بینی پرشاد ایم اے، پی ایچ ڈی۔ ڈی ایس سی

مترجمہ

مولوی اصغر حسین

ہندستانی اکیڈمی یوپی۔ الہ آباد

هندوستان کا قدیم تمدن

دو ابتدائی باب

از

ڈاکٹر بینی پرشاد

مترجمہ

مولوی اصغر حسین

۱۹۵۰ع

ہندستانی اکیڈیمی، یو۔پی، الہ آباد

قیمت : ایک روپیہ آٹھ آنے

دیباچہ
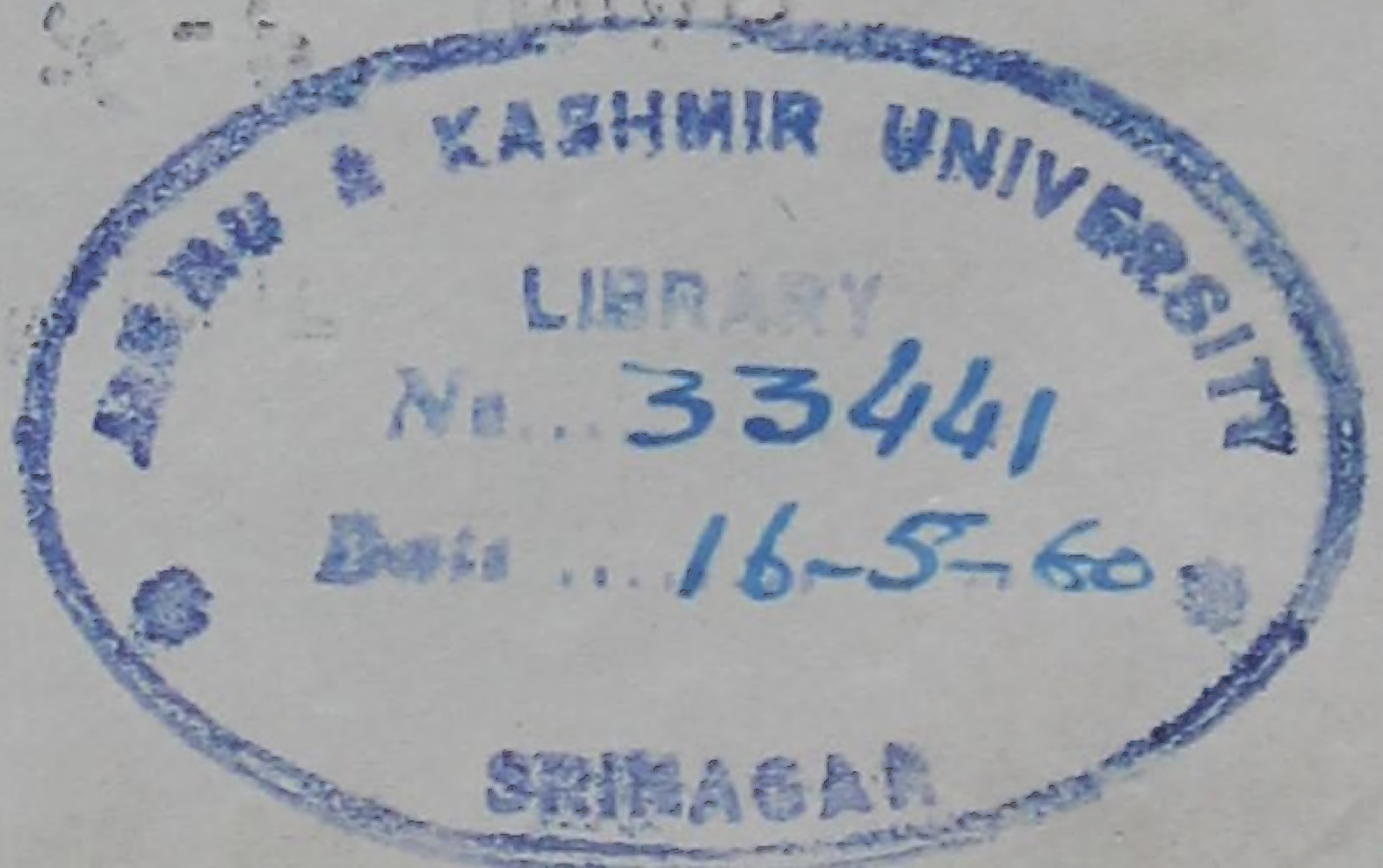
ڈاکٹر بینی پرشاد صاحب مرحوم کی کتاب ''ہندوستان کی پرانی سبھیتا'' ہندی میں ہندستانی اکیڈیمی کی جانب سے ۱۹۳۱ع میں شائع ہوئی تھی - یہ کتاب ہندی ادب میں ایک مستند حیثیت رکھتی ہے - اس کے ابتدائی دو بابوں کا ترجمہ بہ عنوان ''آغاز (ص ۱ - ۲۴) اور ''رگ وید کا زمانہ'' (ص ۲۵ - ۷۲) مولوی اصغرحسین صاحب مرحوم مدیر ''ہندستانی'' نے کیا تھا جو رسالۂ ہندستانی میں جستہ جستہ شائع ہوا -

چونکہ یہ دونوں باب اپنی جگہ پر مستقل اور مکمل ہیں' اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ انہیں کتابی صورت میں شائع کردیا جائے -

دھریندر ورما

سکریٹری و خازن

ہندستانی اکیڈیمی' یوپی'

هندوستان کا قدیم تمدن

پہلا باب

آغاز

هندوستان کي تاريخ

یوں تو پوری تاریخ ایک ہے، لیکن مطالعہ کی سہولت کے لئے (غیر ملکوں کے مانند هندوستان کي تاریخ کے بھی تین حصے کئے جا سکتے ہیں :—(۱) قدیم، یعنی جو قدیم زمانے سے لیکر بارھویں صدي عیسوي تک رہا، جس کے تمدن کا سلسلہ کبھی ٹوٹنے نہیں پایا، اور جس کے دھرم، سماج، سیاست ادب اور آرٹ (فن) کے چشمے اپنے خاص انداز سے تمام ملک کو سیراب کرتے رہے، اور جس کے اصولی نظام کو کسی بڑی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ (بارھویں صدی میں یہ حالت تبدیل ہوگئی، شمال مغرب سے نئي قوموں نئے مذہب اور نئے تمدن کا داخلہ ہوا، جنھوں نے ملک کی سیاسی حالت بالکل بدل دی) جنھوں نے سوسایٹی پر بھی بہت اثر ڈالا اور ملکی زبانوں کے ادب اور آرٹ کے راستوں کا رخ تبدیل کردیا۔

اس وقت سے زمانۂ وسطی کا آغاز ہوتا ہے جو اٹھارھویں صدی تک رہا۔ پرانی تہذیب کے بہت سے اصول و عناصر اس زمانے میں بھی موجود تھے، ملک کے بہت سے حصوں میں انہوں نے نشو و نما بھی پائی لیکن نئی قوتوں اور نئے اثرات سے مل کر انہوں نے ایک نئے تمدن کی صورت اختیار کر لی۔ اٹھارھویں صدی سے ہماری تاریخ کا جدید دور شروع ہوتا ہے، جس میں مغربی اثرات کے باعث ملک کی سیاسی اور معاشیاتی حالت پھر تہ و بالا ہو جاتی ہے اور زندگی کے تمام حصے بڑی تیزی سے رنگ بدلنے لگتے ہیں - ہر ایک ملک کے لئے جدید تاریخ سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے، کیونکہ وہ موجودہ حالات پر سب سے زیادہ روشنی ڈالتی ہے اور موجودہ گتھیوں کو سلجھانے میں سب سے زیادہ مدد دیتی ہے - لیکن کئی وجوہ سے ہندوستان کی قدیم تاریخ کا سمجھنا بھی بہت ضروری ہے - ایک تو بہت سے پرانے خیالات ور رسم رواج اب تک باقی ہیں، پرانے ویدانت کی عظمت اب تک قائم ہے، پرانا سنسکرت کا ادب آج بھی ملکی زبانوں کی ادبیات پر پورا اثر ڈالے ہوئے ہے، پرانے دھرموں کے اصول ابھی تک مانے جاتے ہیں، دوسرے یہ کہ زمانۂ وسطی اور حال کی تاریخوں کی اصلیت کا بغیر قدیم تاریخ کے صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا - تیسرے یہ کہ قدیم زمانے میں مغربی اور مشرقی ایشیا کے ہندوستانی دھرم اور تہذیب کا ایسا اثر پڑا تھا کہ وہ آج تک نہیں مٹ سکا ہے ان دور دراز ملکوں کی تہذیب کو سمجھنے کے لئے ہندوستان کی قدیم تاریخ سے واقفیت ضروری ہے - چوتھے علمی نقطۂ نظر سے پرانی زبان، روایات، مذہب، شاعری، علم الحساب، نجوم، سوشل اور سیاسی نظام کی یوں بھی خاص اہمیت ہے - پرانے زمانے میں بہت سی تصنیفیں ہوئی ہیں جو آج کل کے سوشل علوم،

فلسفہ اور لسانیات کے جاننے میں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں - (سچ
تو یہ ہے کہ انیسویں صدی میں بوپ - گرم اور میکس مولر وغیرہ نے
جو نئے نئے نظرئیے تیار کئے وہ ہندوستانی تہذیب کی اصل بغیر قائم
ہی نہیں رہ سکتے تھے) جب ہندوستانی مواد کا پورا استعمال ہو چکے
گا تو آج کل کے سوشیالوجی (علم تمدن) کی صورت بدل جائیگی -

مواد اور مسالا

(سو برس سے اہل علم کو شکایت ہے کہ قدیم زمانے میں
ہندوستانیوں نے تاریخ بہت کم لکھی) ' اپنی کتابوں
عمارتوں یا مورتیوں پر تاریخ کی روشنی ڈالنے کی
پروا نہیں کی (اور اب ہمارے لئے پوری تاریخ لکھنا نا ممکن سا کردیا
ہے) سیاسی تاریخ کے بارے میں آج باوجود بہت سی تحقیق کے یہ
شکایت درست معلوم ہوتی ہے - تاریخ تمدن کے متعلق بھی یہ شکایت
صحیح ہے کہ تاریخ کے نہونے سے سلسلہ ارتقا معقول طور پر قائم نہیں
ہوتا - لیکن اس کے بعد جو دقت پیش آتی ہے وہ مواد کی کمی سے
نہیں بلکہ اس کی افراط اور بہتات سے پیدا ہوتی ہے -

ادب

(سنسکرت اور پالی زبان کا ادب اس قدر وسیع ہے کہ برسوں کی
لگاتار محنت کے بعد ان پر کچھہ دسترس ممکن
ہے - وید ' برھمن ' آرینک اور اُپنشد ہی برسوں
کے لئے کافی ہیں)- ان کے بعد بہت سے شروت سوتر ' گرہ سوتر
اور دھرم سوتر آتے ہیں جن کے لفظ لفظ میں تاریخ تمدن کا مسالا
گویا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے -(دو بڑی رزمیہ منظومات رامائین
اور خصوصاً مہا بھارت بحر بے پایاں کے مانند معلوم ہوتی ہیں)
اس زمانے کے بعد بدھوں کا ادب شروع ہوتا ہے جسکے پانچ '' پالی نکاے ''
اور دوسری کتابیں ہزاروں صفحات میں ہیں - دوسری صدی عیسوی

کے قریب سنسکرت ادب کے چشمے پھر نکلنے لگتے ہیں - ایک طرف تو منو ، وشنو ، یاگ ولک ، نارد ، برهسپت ، پراشر وغیرہ کے دھرم شاستر ہیں جن کا سلسلہ اٹھارویں صدی عیسوی تک جاری رہا - دوسری طرف وہ تصنیفات ہیں جو کسی قدر تغیر کے ساتھ آٹھویں صدی کے قریب اٹھارہ پرانوں کی صورت میں نمایاں ہوئیں - تیسرے دھرم شاستر ، (مذہبیات) کام شاستر ، (زوجیات) نیت شاستر (سیاسیات) وغیرہ ہیں جو دھرم سے قریبی تعلق رکھتے ہیں - چوتھے بھاس ، کالیداس ، بھارو ، بھو بھوتی ، بان بھٹ ، ماگھ ، دنڈی ، شوبندھ ، شمدر ، گوڑادھم سوم دیو وغیرہ کی غیر مذہبی نظمیں ہیں جن میں ہر ہر دور کے تمدن کی تصویر کھنچی ہوئی ہے - پانچویں بودھوں کا سنسکرت ادب ہے جسکی بہت سی کتابوں کا پتہ حال میں نیپال ، چین اور تبت میں لگا ہے - چھٹے سنسکرت اور پالی زبانوں میں جینیوں کا ادب ہے جو برهمن اور بودھ کے ادب سے کسی طرح کم نہیں ہے اور جو زیادہ تر انہیں مواد اور مسالے پر مشتمل ہے - ساتویں برهمن ، بدھ اور جین مصنفوں کی قواعد (صرف و نحو) لغات ، ریاضی ، نجوم اور دیگر فنون پر کتابیں ہیں جو اپنے موضوع کے علاوہ کبھی کبھی سیاست و تمدن پر بھی اشارے کرتی ہے - آٹھویں ان سب اقسام ادبیات کے شروح و حواشی ہیں جو تقریباً ساتویں صدی سے لیکر آجتک لکھے گئے ہیں - نویں اقصائے جنوب میں تامل زبان کا ادب ہے جسکی ابتدا سنہ قبل مسیح تک پہنچتی ہے - اس سے زائد کار آمد کتابوں کا ذکر آگے کیا جائیگا اور حتی الوسع انکی تاریخ بتانے کی کوشش کی جائیگی - یہاں صرف اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ (ویدوں سے لے کر بارھویں صدی تک کا ادب ہمارے قدیم تہذیب و تمدن کی تاریخ کا اصلی اساس ہے -)

لیکن خوش قسمتی سے کچھ اور مسالا بھی ہے جو ادب کی کمی
کو بالکل تو نہیں لیکن بہت کچھ پورا کردیتا ہے -

تانبے کے پتر اور پتھر کے کتبے

تیسری صدی قبل مسیح میں بودھ راجہ اشوک
نے بہت سے مضامین رعایا کے فائدے کے لئے پتھروں پر کھدوائے جو آجتک
اُسی طرح موجود ہیں اور جن کا مطلب پرنسیپ، فلیٹ، ہلٹز
اور بھانڈرکر ایسے عالموں نے صاف کردیا ہے - دوسری صدی قبل
مسیح میں اُتکل کے جین راجہ کھار ویل کا ھاتھی گمپھا تحریر ہے -
پہلی صدی عیسوی کے بعد آندھر، چھترپ وغیرہ راجاؤں کے،
چوتھی صدی کے بعد گپت مہاراج دھراجوں کے، اور اس کے بعد
بارھویں صدی تک ملک کے عموماً تمام راجاؤں کے خاندان کے کتبے
پتھر اور تانبے کے پتروں پر کثرت سے ملتے ہیں - بنگال ایشیائٹک
سوسائٹی، رائل ایشیائٹک سوسائٹی، اور اس کی بمبئی کی شاخ،
اور بہار اور اوڑیسہ ریسرچ سوسائٹی کے رسالوں میں، کا بس
انسکرپشنم انڈیکرم، انڈین اینٹی کویری اور ایپی گرافیا انڈکا میں ایسے
ہزاروں مضامین بیسوں اہل علم نے مرتب کرکے اپنی شرحوں کے ساتھ
شایع کرائے ہیں - دکن کے کتبے جو تعداد میں اور زیادہ ہیں اور جو
سترویں صدی تک ملتے ہیں ایپی گریفیا کرناٹکا، ساؤتھ انڈین
انسکرپشنس اور مدراس، ایپی گریفسٹس رپورٹ میں بھی شائع ہوئے
ہیں ان کتبوں سے سیکڑوں راجاؤں اور مہاراج دھراجوں کی تاریخ اور ان
کے کارنامے معلوم ہوتے ہیں، اور ان کے زمانۂ حکومت کا نقشہ کھنچ جاتا
ہے - اور کبھی کبھی سماج، معاشیاتی حالت اور ادبیات کا بھی پتہ لگ
جاتا ہے -

یہی بات سکے اور مہروں سے بھی ثابت ہوتی ہے جو سنہ قبل مسیح کی ابتدا سے پنجاب ، سندھ اور مالوہ وغیرہ میں ملتے ہیں ، کبھی کبھی تو یہ سکے مذہبی اور تمدنی مسئلے کو معجزہ کی طرح حل کر دیتے ہیں -

سکے اور مہر

تمدنی اور مذہبی تاریخ کے لئے پرانی مورتیاں اور مکانات کے کھنڈر بھی بہت کارآمد ہیں تکش شلا ، سارناتھ پاٹلی پتر وغیرہ کو کھود کر جو برتن ، مورتیں اور مکانات نکالے گئے ہیں ، الورہ ، اجنتا اور کارلی وغیرہ میں جو گپھائیں اور چیت (بدھ خانقاہیں) ہیں ، سانچی وغیرہ میں جو لاٹ ہیں وہ قدیم فن تعمیر کے اچھے نمونے ہیں - ہندو تمدن کے اس حصے کو سمجھنے کے لئے لنکا ، ورما ، سیام ، کوچین ، چائنا ، جاوا ، سماترا اور والی کے اُن مندروں اور مورتیوں پر نظر ڈالنا بھی ضروری ہے جن کے اصول اور قاعدے ہندوستان سے لئے گئے تھے اور جو اصل میں ہندو تمدن کے اجزا ہیں -

مکان اور مورت

قدیم ہندوستان کے بارے میں کچھ غیر ملکی سیاحوں اور مصنفوں نے بھی اپنی دیکھی یا سنی ہوئی باتیں لکھی ہیں ان کے بیانات میں بہت سی ضروری باتوں کا تذکرہ ہے جن کو ہندوستانیوں نے معمولی سمجھکر کہیں نہیں لکھا - سنہ ۵ - ۶ ق - م میں دریائے سندھ کا مغربی حصہ ایران کی وسیع سلطنت میں مل گیا تھا - ہیروڈتس وغیرہ یونانی مورخین نے جن کے ممالک کا تعلق ایران سے تھا ہندستانیوں کے بارے میں بھی دو چار باتیں لکھی ہیں - سنہ ۳۲۷ ق - م میں مسیڈونیہ کے بادشاہ سکندر اعظم کے ساتھ کچھ یونانی مورخ بھی آئے تھے جن کے تاریخوں اور بیانات کے حصے مابعد کی تاریخوں میں ملتے ہیں - دس پندرہ برس کے بعد سیلوکس نکٹر کے سفیر

غیر ملکی تحریریں

میگھستنیز نے اپنا دیکھا اور سنا ھوا بہت سا حال لکھا - اس کی اصل تحریر تو ضائع ھو گئی لیکن اس کی بہت سی باتیں اور تاریخوں میں ادھر اُدھر پائی جاتی ھیں اسی طرح کچھہ دوسري یونانی اور لاطینی کتابوں میں ھندوستان کے بارے میں سنہ عیسوی کے آگے پیچھے کي کچھہ باتیں لکھی ھوئی ھیں - قدیم مغربی ادب کے ان بکھرے ھوئے بیانات کو سنہ ۱۸۴۶ میں جرمن عالم اي ' اے شوانوک نے یکجا کر کے شرئع کیا تھا - ان کا انگریزي ترجمہ جے ' ڈبلو میکرینڈل نے کیا ھے - ان تحریروں کا استعمال کرتے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ھے کہ زبان اور رسم و رواج سے ناواقف ھونے کے باعث غیر ملکی سیاح کبھي کبھی دھوکا کھا جاتے ھیں - دوسرے ھمارے پاس جو باتیں پہنچ سکی ھیں ان میں شاید بیچ کے لکھنے والوں نے جو ھندوستان سے بالکل اجنبی تھے کچھہ نمک مرچ لگا دیا ھے -

چیني

پانچویں اور ساتویں عیسوي صدي کے حالات کے لئے چینی سیاح بڑے کام کے ھیں جو بدھ بھگوان کي زندگی سے تعلق رکھنے والے مقامات کا درشن کرنے ' بودھ شاستر پڑھنے اور جمع کرنے آئے تھے فائیہان (پانچویں صدی) کا ترجمہ جائیلس نے اور لیج نے بھی انگریزي میں کیا ھے - اور تامس وارٹس نے " چائنا ریویو " کے آٹھویں حصے میں شرح کی ھے - ھیون سانگ یا یوان چانگ (ساتویں صدي) کا ترجمہ سیموییل ویل نے اور تھوڑا سا وارٹس نے کیا ھے - ائسنگ (ساتویں صدي) کا ترجمہ جاپانی تکاکشو نے کیا ھے -

عرب

مغربی ایشیا سے ھندوستان کا تجارتی تعلق سنہ ۸ - ۹ ق ۰ م سے چلا آتا تھا ' اس کے بعد بہت سے ھندو راجاؤں نے مغربي حکمرانوں سے میل ملاپ کے تعلقات بھی پیدا کئے - آٹھویں صدی کے مسلمانوں سے سیاسی تعلق شروع ھوا - آٹھویں

صدی میں سندھ پر محمد بن قاسم کی عرب فوج نے حملہ کرکے فتح پائی - عربوں میں تاریخ نویسی کا فن بہت ترقی پا چکا تھا - سلیمان، ابوزیدالحسن ابن خردوا، المسعودی، الادریسی وغیرہ عربوں نے نویں اور دسویں صدی میں ہندوستان کا کچھ حال لکھا - تیرھویں صدی میں چچ نامہ یعنی تاریخ ہند و سندھ لکھی گئی جس میں آٹھویں صدی کی لکھی ہوئی بہت سی باتیں شامل کرلی گئیں - گیارھویں صدی میں پنجاب اور سندھ پر حملہ کرکے محمود غزنوی نے ہندوستان کا دروازہ شمال مغرب والوں کے لئے پھر کھول دیا - اس کے دربار کا ایک عالم البیرونی ہندوستان آکر سنسکرت کا پورا پنڈت ہوگیا - اس نے ہندو دھرم، ادب اور، سائنس وغیرہ کا ایسا نقشہ کھینچا جیسا پہلے کسی کے خیال میں بھی نہ آیا تھا - اس کے بعد اور مسلمان مورخوں کی تحریروں میں بھی ہندو تہذیب کا کچھ ذکر آگیا ھے - یونانی، لاطینی، چینی اور عربی کتابوں کا بہت سا ترجمہ انگریزی کے ذریعہ ہندی میں بھی ھوچکا ھے -

اس تمام مسالے کی بنیاد پر تاریخ لکھنے سے پہلے عرصہ گاہ تمدن پر ایک نظر ڈالنا ضروری ھے براعظم ایشیا کے جنوب میں ہندوستان تقریباً ۱۸ سو میل لمبا اور ۱۸ سو میل چوڑا ملک ھے جس کا رقبہ (برھما کو چھوڑ کر) تقریباً پندرہ لاکھ مربع میل ھے - لیکن یہ یاد رکھنا چاھئے کہ شمال کے جانب نیپال، افغانستان اور وسط ایشیا کا کچھ حصہ اور جنوب میں لنکا یہ سب ہندو تہذیب کے دائرے میں شامل تھے - دوسرے فارس، بلوچستان، سندھ اور راجپوتانہ کا ریگستان پہلے اتنا بڑا نہ تھا جتنا کے آج ھے - آریل استاین وغیرہ نے زمین کھود کر ریت کے نیچے سے جو شہر اور مکانات بر آمد کئے ھیں وہ ثابت کرتے ھیں کہ کسی زمانے میں ہندوستان کے باھر مغربی ریگستان کی جگہ پر

جغرافیہ کا اثر

هرے بھرے کھیت اور گھنی آبادی تھی - ان سب دلیلوں کو جمع کرنے سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ نویں صدی ق - م سے نویں صدی عیسوی تک قدرتی اسباب کے وجہہ سے زمین آہستہ آہستہ خشک ہوتی گئی، پانی کم ہوتا گیا اور ریت کے ڈھیر نکلنے لگے - جب تک ریگستان نہ تھا یا تھوڑا ہی تھا اس وقت ہندوستان اور مغربی ملکوں میں تجارت اور آمدورفت برابر جاری تھی - اس لئے ان ملکوں کی تہذیبوں نے ایک دوسرے پر بہت اثر ڈالا -

آب و ہوا کا تغیر

آب و ہوا کے بارے میں بھی یہ کہدینا ضروری ہے (جیسا ایلزورتھ ہنٹنگٹن نے "تہذیب اور آب ہوا" اور "ایشیا کی نبض" وغیرہ کتابوں میں اور دوسرے مصنفین نے دنیا بھر کی نئی پرانی معلومات جمع کرکے ثابت کیا ہے) کہ بہت سے مقاموں کی آب و ہوا تبدیل ہوگئی ہے - پرانے ہندوستان کے بارے میں قطعی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا - لیکن سرسرتی وغیرہ ندیوں کے وجود سے، ریگسان کی کمی سے، جنگلوں کی بہتات سے اور اس اعتبار سے کہ سرد ملک سے آئے ہوئے آریوں نے اپنے ویدک لٹریچر میں گرمی کی شکایت نہیں کی ہے یہ ضرور اندازہ ہوتا ہے کہ شمالی ہندوستان کی آب و ہوا تین چار ہزار سال پہلے آج کل کی طرح گرم نہ تھی - شاید یہ بھی ایک وجہ ہو کہ رگ وید کے زمانے کی سی پر مسرت زندگی کبھی نصیب نہیں ہوئی - چھہ ہزار برس پہلے کے ثبوت تو اب اچھی طرح پیش کئے جا سکتے ہیں - ہڑپا اور موہنجودڑو میں گینڈے اور ہاتھی کے نشانات تو ملتے ہیں مگر شیر ببر کا کوئی نشان نہیں ملتا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ اُسوقت سندہ اور مغربی پنجاب میں نمی اور ہریالی زیادہ تھی - یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سندہ میں اُسی وقت سندہ ندی کے علاوہ ایک اور ندی بہتی تھی -

ہندوستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ ہے جو دنیا کے تمام سلسلۂ ہائے کوہ میں سب سے بڑا پہاڑ ہے ، جسکی ایک ہی گھاٹی میں پورا آنپس سما سکتا ہے اور پندرہ سو

ہمالیہ پہاڑ

میل تک پھیلا ہوا ہے - اگر ہمالیہ نہ ہوتا تو تبت کی تیز سرد ہوائیں شمالی ہندوستان میں آدمیوں کا رہنا ہی مشکل کر دیتیں اور زمین کو زر خیز بنانے والی ندیاں کہیں بھی نہ ہوتیں ، یہی دیکھ کر ایک زمانے میں ہندوؤں نے ہمالیہ کو دیوتا مانا تھا - جنوب مشرق اور جنوب مغرب سے آنے والی موسمی ہوائیں ہمالیہ سے رک کر ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اور شمالی حصوں میں موسلا دھار پانی برساتی ہیں - تاریخ پر ہمالیہ پہاڑ کا ایک بڑا اثر یہ بھی ہوا ہے کہ تبت اور ترکستان سے یا یوں کہنا چاہئے کہ منگولیا کے حصے سے ہندوستان کا تعلق کم رہا ہے - شمال کے درے اتنے چھوٹے ، ٹھنڈے اور ڈراونے ہیں کہ اُن میں سے ہوکر گذرنا بہت مشکل ہے -

شمال مشرق کی طرف یہ سلسلۂ کوہ نیچا ہو گیا ہے اور اسلئے اس طرف سے کچھ آمد و رفت بھی ہوتی رہی ہے - اِدھر سے کچھ منگولیا کے لوگ آکر آسام یا شاید مشرقی

شمال مشرق کا سلسلۂ کوہ

بنگال میں بھی آباد ہوئے تھے لیکن اسطرف کا ملک جنگلوں اور جنگلی لوگوں سے ایسا گھرا ہوا ہے کہ اس طرف سے تجارتی اور ذہنی تعلق بہت نہیں ہو سکا - چین اور ہندوستان سے جو تعلق تھا وہ زیادہ تر سمندر کی راہ یا وسط ایشیا کی طرف سے تھا -

بر خلاف اس کے ہمالیہ پہاڑ کے شمالی مغربی نیچی گھاٹیوں کے دروں نے ہندوستان کی پوری تاریخ پر اپنی مہر لگادی - اس طرف کئی درے ہیں جن میں سے ہوکر

شمالی مغربی گھاٹیاں

آریہ لوگ ہندوستان آئے تھے اور انکے بعد ایرانی ، یونانی ، کوشن ،

ستھین ، ہونڈ ، افغان اور ترک آئے جلھوں نے ھندوستان کی تہذیب وسیاست پر انقلابی اثرات ڈالے - ان ریاستوں سے گیارھویں صدی تک وسط ایشیا ، مشرقی ایشیا اور یورپ سے تجارت بھی بہت ہوتی رھی ارر ادب ، فن اور فلسفہ کے خیالات کا بھی باھمی تبادلہ ہوتا رہا -

شمالی میدان

شمالی میدان جس میں سندھ ، گنگا ، برھمپتر اور معاون ندیاں بہتی ھیں دنیاں کے بڑے زر خیز اور آباد حصۂ ملک میں شمار کیا جاتا ھے - کلکتے سے پیشاور تک چلے جائے کہیں نہ کوئی پہاڑی تیلا ملے گا اور نہ کوئی ریگستان - ھر جگہ ھرے بھرے کھیت لہلہاتے ھیں ، کھیتی کے لئے اتنی محنت نہیں کرنی پڑتی جتنی فرانس ، انگلستان ، جرمنی ، وغیرہ ایسے ٹھنڈے اور کچھ کچھ پہاڑی ملکوں میں کرني پڑتی ھے - یہاں ھمیشہ سے زراعت ھی ایک خاص پیشہ ھے اور ساری تہذیب پر زراعت کی عظمت کي مہر لگی ہوئی ھے - لوگ زیادہ تر گاؤں میں رھتے ھیں ، گاؤں ھی زندگی کا مرکز ، سیاسی نظام کی بنیاد اور اقتصادي زندگی کی اصل ھے - اس میدان میں کوئی قدرتی روک نہ ہونے کے باعث ، تہذیب و مذھب کا نظام یکساں رہا ھے - چھوٹی چھوٹی باتوں میں تھوڑا بہت فرق ضرور تھا لیکن اصول کا کوئی اختلاف نہ تھا - جہاں تہذیب و عادات میں اتنی یکسانیت ہو وھاں سیاسی اتحاد کی کوشش بھی ضرور ھی ہوگی - برھمن گرنتھوں کے وقت ھی میں یعنی سنہ عیسوي سے تقریباً ایک ھزار برس قبل سمندر کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلنے والی سلطنت کا تصور پیدا ہوگیا تھا ، موریہ خاندان ، کھارویل ، آ ایندر ، گپت ، وردھن اور گُرجر پرتھار خاندانوں نے اس تخیل کو عملی جامہ بھی پہنا دیا ، لیکن ریل ، تار ،

اور لاسلکی وغیرہ کے پہلے دنیا بھر کی بڑی سلطنتوں کے دور دراز مقامات کا انتظام و حکومت بہت مشکل کام تھا - اس لئے کبھی تو بہت بڑی مملکت بن جاتی تھی اور کبھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے تھے - اٹھارویں صدی تک ہندوستان کی سیاسی تاریخ اسی چکر میں مبتلا رہی - بڑی بڑی سلطنتوں کے زمانے میں بھی سفر کی موجودہ سہولتیں نہ ہونے کے باعث صوبوں کو بہت کچھ آزادی دینا پڑتی تھی ' ایسا سیاسی نظام جغرافی وجوہ کی بنا پر ناگزیر تھا - قدیم یونان سے مقابلہ کیجئے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ یہاں اتھینس اور کارنتھ ایسے شہر بن ہی نہیں سکتے تھے ' نہ ویسی شہری مملکت بن سکتی تھی اور نہ ویسی سرگرم سیاسی زندگی پیدا ہو سکتی تھی - سندھ اور گنگا کا دوآبہ میدان اتنا بڑا ہے اور اس کے معمولی حصے بھی اتنے بڑے ہیں کہ یہاں جمہوری سلطنت کے لئے سلطنت کے تمام لوگوں کا جمع ہونا یا نمائندوں کا بھی اچھی طرح ملنا جلنا مشکل تھا - یہی وجہ ہے کہ کئی معاملوں میں جمہوری سلطنت کا اصول تسلیم کرنے کے باوجود یہاں مرکزی حکومت میں جمہوریت کا رنگ پیدا کرنا مشکل تھا -

ندیاں

شمالی ہندوستان کے ساری زندگی پر ندیوں کا زیادہ اثر پڑنا ضروری تھا - پہاڑی دریاؤں کی مٹی کنارے کے میدانوں کو بہت زیادہ زرخیز بنا دیتی ہے - اس لئے ان صوبوں کی آبادی سب سے زیادہ تھی ' دریائی راستوں کے وجہ سے تجارت بھی ترقی پر تھی اور اُن کی شان بھی بہت زیادہ تھی - شہر بھی زیادہ تر ندیوں کے کنارے آباد تھے اور تہذیب کے مرکز تھے - کوئی تعجب نہیں کہ متعدد پرانے شہروں کی طرح یہاں بھی گنگا ' جمنا ' گوداوری اور کاویری ایسی بڑی ندیاں پاک اور مقدس مانی گئی ہیں -

شمالی میدان کے جنوبی کنارے پر ستپرا اور وندھیاچل کے سلسلے

دکن

میں جو کہیں بھی بہت اونچے نہیں ہیں اور ادھر
اُدھر خصوصاً مشرق میں اتنے نیچے ہوگئے ہیں کہ
آنے جانے میں کوئی روک نہیں ہوتی - اس طرح کے پہاڑوں کا نتیجہ یہ
ہوا کہ شمال اور جنوب میں ایک بین فرق ہوگیا ' ذاتوں کا فرق ' زبانیں
مختلف رہیں ' سیاسی تاریخ بھی اپنے اپنے علحدہ راستوں پر چلتی رہی '
لیکن تہذیب کی اصل ایک رہی - مذہب کے وہی اصول دونوں
طرف رائج رہے ' سنسکرت اور پالی زبان کی تعلیم بھی ویسی ہی
رہی ' زندگی پر ایک ہی طرح کی نظر رہی ' دونوں حصوں کے
آپس میں تجارتی تعلقات بھی رہے - اور چوتھی صدی قبل مسیح
کے بعد کئی بار دونوں میں گہرے سیاسی تعلقات بھی پیدا ہوگئے -
شمال اور جنوب کی تہذیب کے اصل اصول ایک ہی تھے لیکن
ان کے سلسلہ ہائے تاریخی کبھی کبھی علیحدہ رہے - ایک بڑا فرق اُن
میں یہ تھا کہ شمال مغرب سے آنے والی قومیں یا تو دکن تک پہونچتی
ہی نہ تھیں یا تھوڑی تعداد میں پہونچتی تھیں - نربدا اور کرشنا ندی
کے بیچ کا حصۂ ملک اتنا ہموار اور زر خیز نہیں ہے جتنا شمالی میدان -
نہ اُس کی آبادی اتنی گھنی تھی ' اور نہ خشکی کی تجارت اُس درجے
کی تھی - لیکن مغربی اور مشرقی کنارے پر سمندر کے ذریعہ دور درو کے
ملکوں سے تجارتی تعلقات کی سہولت تھی - سمندر کے راستے سے ہندو تہذیب
اور ملکوں میں جاسکتی تھی اور غیر ملکی خیالات یہاں آسکتے تھے -

کرشنا ندی کے نیچے جو حصہ ہے اور جسے اقصائے جنوب کہہ سکتے

اقصائے جنوب

ہیں وہ پورب میں تو اکثر مقامات پر ہموار ہے لیکن
مغرب میں پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے آنے جانے کی کوئی

قدرتی روک نہ ہونے کے باعث یہ بھی تہذیب کے اصل اصول کے اعتبار سے دکن اور شمال کے مانند ہوگیا ہے لیکن دور ہونے کی وجہ سے اس پر شمال کا اثر کم رہا ہے - شمال کی قومیں تھوڑی تعداد میں یہاں آئیں اس لئے یہاں کی تہذیب بعض حصوں میں شمال سے مختلف رہی ، کچھ اجتماعی ادارے سب سے نرالے ہی رہے ، زبان پر سنسکرت کا اثر بہت کم ہوا - مندر ، مورت اور مکانات وغیرہ بنانے کے طریقے بھی مختلف رہے - سیاسی نظام میں بھی گاؤں کا انتظام وغیرہ بھی اپنے ہی طرز کا رہا - اقصائے جنوب کی تاریخ بقیہ ہندوستان کا جزو ہونے کے باوجود اپنی ایک خصوصیت رکھتی ہے جس کا لحاظ تمدن کی تنقید اور تجزئے میں رکھنا ضروری ہے"-

لنکا

اقصائے جنوب سے کسی قدر دور سنگلدیپ یا جزیرۂ لنکا واقع ہے جس کی سیاسی تاریخ ہندوستان سے زیادہ الگ رہی ہے لیکن جس کی تہذیب یعنی مذہب ، زبان ، تخیلات و عادات ، فن اور علوم پر ہندوستان کا اور خصوصاً اقصائے جنوب کا اثر ہمیشہ سے بہت رہا ہے - لنکا کے بارے میں بہت کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہندوستانی تہذیب کی تاریخ میں اس کو بالکل چھوڑ دینا بھی ناممکن ہے -

پہاڑی قومیں

ہندوستان کے شمال میں شمال مغرب ، شمال مشرق ، وسط ہند اور مغرب میں تمام کوکن اور ملابار کے کنارے پر جو کوہستانی سلسلے ہیں انہوں نے تہذیب پر ایک اور اثر ڈالا ہے - ہموار میدانوں کو فتح کرنے والی قوموں سے شکست پاکر پرانے باشندے پہاڑیوں میں پناہ لے سکتے تھے وادیوں اور جنگلوں کی آڑ میں وہ اپنی ہستی ، اپنی زبان اور رسم و رواج کی حفاظت کرسکتے تھے - باہر کا تھوڑا بہت اثر پڑنے کے باوجود یہ قومیں اپنے پرانے ہی راستوں

پر چلتی رهیں ' آج بهی ان میں طرح طرح کے بیاه ' وا‌ے بهاگ '
مذهبی معتقدات اور جماعتی ادارے قائم هیں - عام هندوستانی تهذیب
کے اثر سے یه الگ رهی هیں - اس کتاب میں ' اُن کا ذکر بہت کم آئیگا '
لیکن اُن سے تهوڑی سی واقفیت ضروري هے -

آب و هوا

آدمی کی سیرت پر صنعت و حرفت کا اثر بهت پڑتا هے ' صنعت
و حرفت آب و هوا کے مطابق هوتی هیں - یه تو
صاف هے لیکن پچهلے سو برسوں میں اهل علم نے
یه پته لگانے کی بهی کوشش کی هے که خود آب و هوا کا اثر سیرت پر کیسا
پڑتا هے - اس مشکل مسئلے پر یقینی طور پر کچهه نهیں کها جاسکتا
لیکن دو چار قیاسات ممکن هیں - همارے ملک کا دار و مدار کهیتی
پر هے ' کهیتی مینهه پر منحصر هے بارش کا هونا اپنے اختیار کی بات
نهیں هے - بلکه خدا کی مرضی پر هے - اساڑه کے مهینے سے بهادوں تک
تمام لوگ آسمان پر ٹکٹکی لگائے رهتے هیں اور بارش کے لئے دعائیں مانگتے
هیں - اور اگر پانی نه گرے تو ادمی مجبوری پر هاتهه ملتے هی ره جاتے
هیں ' اگر کبهی زیاده بارش هوجائے یا پالا پڑ جائے تو بهی مجبور هوکر
کهیتوں کی تباهی دیکهنی پڑتی هے - لوگ سوچتے هیں که آدمی کی
طاقت کچهه نهیں هے ' خدا هی قادر مطلق هے - شاید یهی وجه هے
که هندوستان میں لوگ قسمت کو بهت مانتے هیں ' دیوي دیوتاؤں
کی پوجا بهت کرتے هیں - دوسري طرف دن میں سورج کی چمک '
رات کی روشن چاندنی اور ستاروں کی دیوالی ' یه سب چیزیں توجه
کو اوپر لیجاتی هیں اور دیوتاؤں کا خیال کراتی هیں - انگلستان کی
طرح هندوستان میں زیاده کهرا نهیں پڑتا - خوب اوجالا رهتا هے - اس کا
اثر طبیعت پر یه پڑسکتا هے که کهلے هوئے خیالات اور منطق کو تقویت

ہو ، کچھ ہو مگر مطلق کی محبت ہندوستانی تہذیب میں ضرور دکھائی دیتی ہے ، دھرم اور ادب کے خیالات کا بھی کچھ تعلق شاید جغرافیہ سے ہے - ہمالیہ کی اونچی چوٹیاں ، ہزاروں میل لمبے میدان ، جھوم جھوم کر بہنے والی لمبی چوڑی ندیاں ، موسلا دھار مینھ اور طوفان ، آسماں پر نظام شمسی کا اجتماع ، یہ سب قدرتی مناظر خیالات میں جولانی پیدا کرتے ہیں -

وسیع ہونے کے باوجود ہندوستان کی وحدت نقشے اور تاریخ پر صاف لکھی ہوئی ہے ، جیسا کہ جغرافیے کے زبردست عالم چیزوم نے کہا ہے ، دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں ہے جو ہمسایہ ممالک سے اتنا مختلف ہو جتنا کہ ہندوستان ہے - بہت پرانے زمانے میں جب آمد و رفت بہت مشکل تھی ہندوستانیوں نے اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ ہمارا ملک اور ہمارے عادات و رسوم ، باہر والوں سے جدا ہیں ، رامائین اور مہابھارت کے زمانے میں '' کشمیر اور کنیا کماری تک کے اور سندھ سے برھمپتر تک کے حصہ ملک کو '' بھارت ورش '' کے نام سے پکارا جاتا تھا - آپس میں کتنا ہی فرق ہو لیکن دوسروں کے مقابلے میں سب '' بھارت باشی '' ایک ہی طرح کے معلوم ہوتے تھے - تہذیب کے بہت سے حصوں میں اس وحدت ویکرنگی کا اثر پایا جاتا تھا - گنگا جمنا ، سرسوتی ، سندھ ، نربدا ، گوداویری اور کاویری جو مقدس ندیاں مانی گئی ہیں ، وہ ملک کے تمام حصوں سے لیگئی ہیں ، آٹھویں صدی میں شنکراچارج نے بدری ناتھ کدار ناتھ ، رامیشور ، دوارکا اور جگناتھ یہ چار خاص تیرتھ کے مقامات ملک کے ایک ایک گوشے سے منتخب کئے تھے - دوسرے تیرتھ کے مقامات مثلاً ہردوار ، پریاگ ، بنارس ، گیا ، اوجین اور کانچی بھی ملک

ہندوستان کی وحدت

بھر میں پھیلے ہوئے ہیں - برہم پران وغیرہ میں جو مقدس مقام
سرور وغیرہ گنائے گئے ہیں وہ بھی ملک کے تمام حصوں سے لئے گئے ہیں ،
جینیوں کے تیرتھ کے مقامات ، سمید شکھر ، پاواپوری ، شرونتیسھل
گوں ، آبو پہاڑ وغیرہ بھی تمام ملک میں بکھرے ہوئے ہیں ، پرانے زمانے
میں ادب ، سائنس ، اور مذہب کی زبانیں سنسکرت اور پالی سارے
ملک میں پڑھی جاتی تھیں - تکشلا ، نالندہ بکرم شلا وغیرہ ودیا پیٹھوں میں
ملک کے گوشے گوشے سے طالب علم آتے تھے ، اپنی شہرت قائم کرنے کے لئے
اہل علم سارے ملک میں گھوم کر " وگ وجے " کیا کرتے تھے ، جیسا کہ اوپر
کہا جا چکا ہے ، اقتصادی اور سیاسی تعلقات ملک کے تمام صوبوں کو ایک
دوسرے سے متحد کر دیتا تھا -

ملک کی پرانی تہذیب کا کچھ حال اس کتاب میں لکھا جائیگا ،

تہذیب سے پہلے

لیکن تہذیب سے پہلے کی بحث اس کے دائرہ سے
باہر ہے ، اتنا کہدینا کافی ہو گا کہ کسی تہذیب
کی تخلیق یکا یک نہیں ہوتی ، آدمی کی زندگی کے پرانے آثار جو دنیا
کے قریب قریب تمام حصوں میں گپھاؤں سے ، زمین کے اور ندیوں کے نیچے
سے نکلے ہیں اور جن کو ایک ساتھ پڑھکر عالموں نے سب سے پرانی زندگی
کی جو تصویر کھینچی ہے اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی زمانے میں جیسے
تیسے کچے گوشت اور جنگلی کند مول پر بسر کرتا تھا اور پتھر یا ہڈی کے
بھدے اوزار بنا کر شکار کرتا تھا ، بہت زمانہ گذر جانے پر اوزاروں کی
شکل اور طاقت سدھر گئی ، اور پرانا پتھر کا زمانہ بدل کر نیا پتھر کا
زمانہ ہو گیا ، اسکے بعد آہستہ آہستہ اور ترقی ہوئی اور کانسے کے ہتھیار
بنے لگے جس سے یہ زمانہ کانسے کا زمانہ کہلاتا ہے - ان زمانوں کا ثبوت
ہزاروں برس سے ملا ہوا ہے ، اس زمانے میں جانوروں کے پالنے کی رسم بھی

جاری ہو گئی تھی ، اسکے بعد کھیتی شروع ہوئی اور پھر صنعت و حرفت کا زمانہ آیا ، آپس کی زندگی میں بھی تبدیلیاں ہوئیں ، شادی بیاہ کے طریقے قائم ہوئے ، خاندانوں کی بنیادیں پڑیں ، ہر ایک جماعت ایک مکھیا یا بڑا سردار ماننے لگی ، غیر شایستہ و نیم شایستہ زندگی کی یہ ہزاروں برس کی کہانی بہت دلچسپ ہے اور ان صفحوں سے غیر متعلق ہونے کے با وجود یاد رکھنے کے قابل ہے - ہندوستان کے یہ پرانے باشندے کس خاندان سے تھے ؟ - اس سوال کا جواب دینا ناممکن ہے ، پرانی کھوپڑیوں اور ہڈیوں پر بہت غور کیا گیا لیکن نہ تو اُن کا زمانہ ہی ٹھیک متعین ہوسکا اور نہ یہ پتہ لگ سکا ہے کہ اُن آدمیوں کا تعلق دوسری قوموں سے کیا تھا ، ممکن ہے کہ جس وقت آدمی کی پیدائش ہوئی اُس وقت ہندوستان یا تو اسٹریلیا سے جڑا ہوا تھا یا افریقہ سے یا دونوں سے ، اور ان صوبوں میں اور دیگر بے نشان حصوں میں کوئی ایک ہی قوم رہتی تھی ، لیکن اس کے بعد بڑھتے ہوئے سمندر کے ذرایع مسدود ہو جانے سے ادھر اُدھر کے لوگ ایک دوسرے سے علحدہ ہو گئے اور اپنے اپنے ڈھنگ پر نئی نئی جماعتیں قائم کرنے لگے ، لیکن ہزاروں برس سے کہیں کہیں زمین خشک ہو جانے سے یا آبادی بڑھ جانے سے یا دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنے کی خواہش سے یہ مختلف جماعتیں ایک دوسرے کو ڈھکیلتی رہیں ، ادھر سے اُدھر جاتی رہیں ، کبھی ایک دوسرے کو تباہ کرتی رہیں، کبھی ایک دوسرے سے ملتی رہیں، کبھی ایک دوسرے کو غلام بنا کر دباتی رہیں ، یہ انقلابات اتنے بار ہوئے ہیں اور کبھی کبھی اتنے بڑے پیمانے پر ہوے ہیں کہ دنیا میں کوئی قوم اپنے مقام پر قائم نہیں رہ سکی اور نہ کوئی قوم دوسری قوم کی آمیزش سے بچ سکی ہے، تاریخ میں بلا آمیزش کوئی قوم کہیں نہیں ملتی .

ہندوستان میں جہاں بہت سی قوموں کی نشو و نما ہوئی ہے

ہندوستان میں

اُن مقامات کو دیکھکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قوموں کی مخالطت باہمی یہاں تاریخ سے پہلے ہو چکی ہے ، وسط ہند کی دور دور کی گھاٹیوں اور جنگلوں میں ایک ہی طرح کی جماعت آباد ہے ، جن کی زبان ملتی جلتی ہے اور رسم و رواج یکساں نہیں ، معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی پرانے زمانے میں میدانوں میں رہتے تھے لیکن کسی طاقتور قوم کے حملوں سے تنگ آکر انہیں پہاڑیوں کی پناہ لینی پڑی ، یہ طاقتور قوم کون تھی ؟ - آریہ ، یا ڈریوڈ یا اور کوئی یہ بڑا مشکل سوال ہے جس کا جواب یقین کے ساتھ نہیں دیا جاسکتا - بلوچستان کے ایک حصے میں " براہوی " زبان بولی جاتی ہے جو اقصائے جنوب کے ڈریوڈ زبان سے ملتی جلتی ہے اور جو گرد و پیش کی کسی زبان سے تعلق نہیں رکھتی ، اس کا مطلب (۱) یا تو یہ ہے کہ ڈراوڈ لوگ شمال مغرب سے آے تھے اور بلوچستان میں اپنا ایک جتھا چھوڑ کر یا کسی گروہ پر اپنا نقش قائم کرکے فوراً ہی یا کچھ دن بعد کسی وجہ سے دکھن چلے گئے (۲) یا کسی زمانہ میں یہ ڈراوڈ لوگ سارے ہندوستان کے قدیمی باشندے تھے ، اس کے بعد آریوں نے ان کو شمال سے نکال دیا یا اپنے میں ملا لیا ، لیکن کسی وجہ سے ایک ٹکڑا شمال مغرب میں رہ گیا ، ان دونوں خیالات میں سے ایک کا بھی ثبوت نہیں دیا جاسکتا ، لیکن یہاں اتنا اور کہدینا ضروری ہے کہ ڈراوڈ لفظ کا استعمال صرف سہولیت کے لیے کیا جاتا ہے - ورنہ واقعی ڈراوڈ کوئی قوم نہیں ہے ، دکن میں کئی قومیں ہیں اور ہر قوم ایک دوسرے میں خلط ملط ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہمیں شمال میں رہنے والی قدیم قوموں کا پتہ بھی لگ جاے تو اُس سے تاریخی زمانے کے باشندوں کے بارے میں زیادہ واقفیت نہیں ہوسکتی ،

پچھم سے آئی ہوئی قوموں کے آباد ہونے سے ایک نئی قوم پیدا ہو گئی۔

ہڑپا اور موہنجوداڑو

آریوں کے آنے سے پہلے شمال میں کون کون سی قومیں تھیں؟ اسکی تفصیل ویدک لٹریچر کی بنیاد پر آیندہ باب میں کی جائیگی، یہاں اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ آریوں کے آنے سے پہلے ملک میں تہذیب کافی طور پر پھیل گئی تھی، پچھلے سات برسوں میں آرکیالاجیکل ڈیپارٹمنٹ (محکمۂ آثار قدیمہ) کے جان مارشل، راکھال داس بنرجی، دیا رام سنہی، وغیرہ نے سندھ اور مغربی پنجاب میں ہڑپا اور موہنجوداڑو کے مقامات کو کھود کر بہت سے برتن، مکان مندر، تالاب، غسل خانے اور شہر نکالے ہیں جو اعلیٰ درجہ کی تہذیب کا ثبوت دیتے ہیں - یہ تہذیب کم سے کم چھہ سات ہزار برس پرانی ہے، اور سندھ، پنجاب اور راجپوتانہ میں اور شاید ادھر ادھر کے اور حصوں میں بھی پھیلی ہوئی تھی، مصر اور بابل کی تہذیب سے موازنہ کرتے وقت معلوم ہوتا ہے کہ اُس پرانے زمانے میں بھی ہندوستان میں ان کے مقابلے میں آسائش زندگی کا زیادہ سامان تھا - ایک مثال لیجئے :— موہنجوداڑو شہر میں صفائی کا جیسا انتظام تھا، گندگی بہانے کے لئے جیسی اچھی نالیاں تھیں ویسی جنوبی میسوپوتامیا کے مشہور شہر اُر میں بھی نہ تھیں -

ہڑپا میں ایک سو پچاس سے زیادہ مٹی کی مہریں ملی ہیں، جن پر طرح طرح کی تصویریں بنی ہوئی ہیں، ان تصویروں اور باقی چیزوں کے مطالعہ سے چھہ سات ہزار برس پہلے کی زندگی کے متعلق بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں، اس زمانے میں سندھ اور مغربی پنجاب میں آج کل کی بہ نسبت پانی کہیں زیادہ برستا تھا، سندھ

ندی کے پورب میں ایک اور ندی بہتی تھی جو اب موجود نہیں ہے، آبپاشی
کا انتظام بہت اچھا تھا - کھیتی خوب ہوتی تھی - موہنجوداڑو میں جو

خوراک	گیہوں کے دانے ملے ہیں وہ آج کل کے پنجابی گیہوں کے ہیں، کھانے پینے میں روٹی کے علاوہ دودھ کا بھی

بہت استعمال ہوتا تھا، نیم سوختہ ہڈیاں جو مکانوں میں ملی ہیں،
اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن دنوں مچھلی، کچھوا، گھڑیال، بکری،
سور اور گائے کے گوشت کھانے کا بھی رواج تھا، بہت سے مکانوں میں
چرخے کے گھیرے (پنڈلیاں) بھی ملے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ
گھر گھر چرخا چلا کرتا تھا -

بہت باریک بنے ہوئے روئی کے کپڑوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ کپڑا

کپڑا	بننے کا ہنر بہت ترقی پر تھا، مرد، اکثر ایک دھوتی پہنتے تھے اور ایک دوشالہ ہوتا تھا جو بائیں

کندھے کے اوپر سے ہوکر داہنے کندھے کے نیچے آجاتا تھا، لیکن داہنے
ہاتھ کو کھلا چھوڑ دیتا تھا، مردوں میں بعض بعض لوگ مونچھیں
منڈاتے تھے اور بعض نہیں - زیادہ تر لوگ چھوٹی سی ڈاڑھی رکھتے
تھے، بالوں کو ماتھے سے اوپر لیجاکر پیچھے ایک بڑی سی چوٹی بناتے تھے -
بدقسمتی سے عورت کی ایک بڑی مورت ملی ہے، اس کے بال بندھے ہوئے
نہیں ہیں بلکہ کھلے ہوئے ہیں، لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ
عام رواج تھا یا نہیں -

اُس زمانے میں زیور پہننے کا بہت رواج تھا، مرد اور عورت

زیور	دونوں ہنسلی اور چھاپ (ایک زیور) پہنتے تھے - عورتیں، کان میں بالی، ہاتھ میں چوڑی، کمر پر

کردھنی اور پاؤں میں سانتھ وغیرہ بھی پہنتی تھیں - امیر آدمیوں کے

زیور سونے ، چاندي اور طرح طرح کے جواہرات کے ہوتے تھے ، ہاتھی دانت کا بھی استعمال ہوتا تھا - زیور بنانے کے ہنر میں اُس زمانے کے لوگ آج کل کے سوناروں اور جوہریوں سے کسی طرح کم نہ تھے ، سونے کے بعض بعض زیور اس صفائی سے بنے ہیں کہ تعجب ہوتا ہے - غریب آدمی سیپ اور کوڑی وغیرہ کے زیوروں سے تسکین حاصل کرلیتے تھے ، یہ کپڑے بہت کم پہنتے تھے ، غریب عورتیں صرف کمر پر ایک دھوتی باندہ لیتي تھیں ، ایک طوائف کي چھوٹی سی مورت ملی ہے جو بالکل برہنہ ہے -

سواری کے لئے امیروں کے پاس گاڑیاں تھیں ، جن میں دو پہئے ہوتے تھے ، اوپر چھت ہوتی تھی اور ہانکنے والا آگے بیٹھتا تھا - ہڑپا میں اسي گاڑي کا جو نمونہ کانسے کا بنا ہوا ملا ہے ، وہ مصر یا میسوپوٹامیا سے بہت پرانا ہے ، اور دنیا میں گاڑی کا سب سے پرانا ڈھانچا ہے -

گاڑي

رہنے کے مکانات اور سرکاری دفاتر کبھی کبھی بہت بڑے بنائے جاتے تھے ، ایک مکان ملا ہے ، جو اُتر سے دکھن ۱۶۸ فٹ اور پورب سے پچھم ۱۳۶ فٹ ہے ، جس میں دونوں طرف بہت سے مربع کمرے اور دالان ہیں اور بیچ میں ایک بڑا کمرہ چلا گیا ہے ، یہ جزیرۂ کریٹ کے مائنوں تہذیب کے زمانے کے پرانے محلات سے ملتا جلتا ہے ، ممکن ہے کہ کریٹ کی طرح یہاں بھی لگان کي شکل کي چیزیں وصول کرکے جمع کیجاتی ہوں ، افسوس ہے ، کے بہت سے مکانات اس بری حالت میں ہیں کہ اُن سے کچھ نتیجہ نہیں نکلتا ، لیکن دو باتیں صاف معلوم ہوتی ہیں ، ایک تو یہ کہ نہانے کے لئے غسلخانے بہت شاندار بنائے جاتے ہیں ، اُن کی بعض بعض

مکان

دیواریں دس دس فٹ موتی ہیں ، دھوپ یا آگ سے بنائی ہوئی اینٹیں
بڑی خوبصورتی سے لگائی گئی ہیں ، فرش بھی اینٹوں کے ہیں اور بہت
خوبصورت ہیں ، دوسرے یہ کہ تالاب بہت تھے ، اور شاید اُن میں
سے کچھہ مقدس مانے جاتے تھے - مہروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چیتے ،
وغیرہ کا شکار بہت کھیلا جاتا تھا -

ہتیار وغیرہ

لوہے کی کوئی چیز نہیں ملی ہے ، بھالے ، کٹار ، گنڈاسے ، ہنسئے ،
چاقو وغیرہ وغیرہ تانبے کے بنتے تھے ، ٹین اور سیسے
کی بھی بہت سی چیزیں بنتی تھیں ، اکثر اوزاروں
کے لئے کانس کا بھی استعمال کیا جاتا تھا ، تانبا شاید بلوچستان ،
موجودہ راجپوتانہ اور شمالی افغانستان سے آتا تھا ، ٹین شاید ، کھراوں
سے یا اور زیادہ پچھم سے آتا تھا ، یہ بھی ظاہر ہے کہ تجارت دور دور
سے ہوتی تھی اور صنعت و حرفت بھی ترقی پر تھی ، مہروں سے پتہ
چلتا ہے کہ ملک کی حفاظت کے لئے سپاہی ہوتے تھے ، جو دھات کی
بنی ہوئی مضبوط ٹوپیاں پہنتے تھے ، ابتک کوئی ایسی چیز نہیں ملی
جسکی بنیاد پر سیاسی و تمدنی نظام کے بارے میں کچھہ لکھا جا سکے ،

سومیرین تہذیب

ہڑپا اور موہنجوداڑو کی تہذیب میسوپوتامیہ کے سومیرین
تہذیب سے بہت ملتی جلتی ہے لیکن اسکا کوئی
ثبوت نہیں ہے کہ ایک نے دوسرے کی نقل کی ،
گمان ہوتا ہے کہ بیچ میں ریگستان نہ ہونے سے ہندوستان اور مغربی
ایشیا میں باہم بہت آمد و رفت تھی اور اسلئے بہت سی باتوں میں
یکرنگی ہو گئی تھی ، ہندوستان سے لیکر میڈیٹرینین سی تک شاید ایک
ہی عظیم‌الشان تہذیب تھی جسکی مختلف ملکوں میں مختلف
شکلیں تھیں ، لیکن وہ بہت سی باتوں میں ملتی جلتی تھیں ،

بہر صورت کچھ ہو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ پرانے زمانے میں ہندوستان مغربی ملکوں سے بالکل الگ نہ تھا بلکہ غیر ممالک سے بہت تعلق رکھتا تھا، دوسری یہ بات بھی خیال رکھنی چاہئے کہ ہندوستان کی قدیم تہذیب آریوں کی تہذیب سے بھی پرانی تھی اور جہاں تک ممکن تھا اس نے آریہ تہذیب پر بہت اثر ڈالا، موہنجوداڑو میں پوجے کے بہت سے لنگ ملے ہیں، ویدک ادبیات میں ششن دیوتاؤں کی برائی کیگئی ہے، اس سے ثابت ہوتا تھا کہ آریوں میں پہلے لنگ کی پوجا نہیں ہوتی تھی، لیکن ویدک زمانے کے بعد انہوں نے غیر آریوں سے شیو لنگ کی پوجا اختیار کی، ہڑپا اور موہنجداڑو کے متعلق ابھی تک تحقیقات جاری ہے، ممکن ہے کہ آگے چل کر آریوں کے غیر آریوں سے اور بہت سی باتوں کے لینے کے بھی ثبوت ملیں -

دوسرا باب

رگ وید کا زمانہ

(منڈل ۱—۹)

ہڑپّا اور موہنجودڑو کے کھنڈرات سے جس تہذیب کا پتہ چلتا ہے ،

رگ وید

اس سے قبل کی تاریخ کا ابھی تک پتہ نہیں چلا ہے - اور سب تہذیبوں کی طرح اس میں تبدیلیاں ہوئی ہوں گی ، شاید کچھ ترقی ہوئی ہوگی ، دوسری تہذیبوں سے تعلق کے باعث بہت کچھ باہمی اثر پڑا ہوگا ، لیکن ابھی تک اس کے تاریخی آثار نہیں ملے ہیں - ہڑپّا اور موہنجودڑو کے کھنڈرات کے بعد تاریخ رگ وید سے شروع ہوتی ہے - رگ وید دس منڈلوں میں منقسم ہے ، جن میں کل ملاکر ایک ہزار اٹھائیس منتر ہیں - یہ منتر مختلف رشیوں نے مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر بنائے تھے ، لیکن ان میں صحیح ترتیب قائم کرنا ناممکن ہے - کئی عالموں نے منتروں کی زبان ، ان کے طرز ، خیال اور مصنفین کو پیش نظر رکھکر اس کے زمانے کی تحقیق کی کوشش کی ، لیکن کافی مواد نہ ہونے کے باعث اس میں کامیابی نہ ہوسکی - یقینی طور پر تو صرف اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ دسویں منڈل کے منتر اور منتروں کے بعد طیار کئے گئے تھے - اس لئے سب سے قدیم تہذیب کا بیان پہلے ہی

۹ منڈلوں کی بنیاد پر کیا جائے گا - دسویں منڈل کا استعمال بعد کی تہذیب کے لئے ہوسکتا ہے - پہلے ۹ منڈلوں کے بارے میں خیال ہے کہ سب سے پہلے دو سے سات تک منڈل بنائے گئے تھے جو گرت سمد ، وشوا متر ، کامدیو اتری ، بھرد دواج اور وسشٹھ رشیوں کے نام سے ہیں - ان کے بعد شاید وہ منتر طیار کئے گئے جن کا نمبر پہلے منڈل میں ۵۱ سے ۱۹۱ تک ہے - اس کے بعد پہلے منڈل کے دوسرے منتر یعنی شروع کے پچاس منتر اور آٹھویں منڈل کے منتر بنائے گئے - اس کے بعد سوم دیوتا سے تعلق رکھنے والے منتر شاید ان آٹھ منڈلوں سے نکال کر اکٹھا کئے گئے اور یہ منتروں کا مجموعہ نویں منڈل کی صورت میں ظاہر ہوا [۱] -

رگ وید کا زمانہ

رگ وید کے منتروں میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے ان کی تاریخ کا فیصلہ کیا جاسکے ، اہل علم نے بہت کچھ ظن و تخمین سے کام لیا ہے لیکن ابھی تک کوئی ایسا نتیجہ نہیں نکل سکا جس پر سب لوگ متفق الرائے ہوں - تقریباً ساٹھ ستر برس ہوئے مشہور و معروف جرمن عالم میکس مولر نے ویدک اور کلاسک سنسکرت کے فرق کا مقابلہ گریک زبانوں کے فرق سے کرکے یہ خیال کیا تھا کہ رگ وید عیسوی سنہ کے ۱۰۰۰—۱۲ سو سال پہلے بنایا گیا ہوگا ، لیکن یہ صرف خیال ہے ، تمام زبانوں میں ایک ہی ترتیب سے تبدیلیاں نہیں ہوتیں - اس زمانے کے دو بڑے ویدک عالم میکڈانل اور کیتھ نے میکس مولر کی یہ رائے تسلیم کرلی ہے لیکن کچھ اور عالموں کی رائے ہے کہ رگ وید کے زمانے کو اور بہت پیچھے لیجانا چاہئے ، جوتش کی تحقیقاتوں کی بنیاد پر جرمن اہل علم جے کوبی نے رگ وید کا زمانہ

---

[۱]—دیکھئے آرنلڈ ، ' ویدک میٹر ' رگ وید سنگہتا کا مقدمہ نوشتہ میکس مولر ، میکڈانل ' ہسٹری آف سنسکرت لٹریچر ' صفحہ ۴۸—۵۰ -

قریب قریب ۴۰۰۰ برس قبل مسیح ' اور بال گنگا دھر تلک نے تقریباً ۸۰۰۰ برس قبل مسیح تہرایا ہے ' لیکن پوری تحقیقات کرنے سے یہ رائیں بھی محض خیالی رہ جاتی ہیں - مشکل یہ ہے کہ قدیم ہندوستان میں جوتش کی بہت سی گنتیاں تھیں اور ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں چلتا کہ رگ وید میں کون سی گنتی مانی گئی ہے - حال میں مغربی ایشیا کے بغزک وائی نامی مقام پر منّتمی کتبے ملے ہیں جو ۱۴۰۰ برس قبل مسیح کے ہیں اور جن میں ویدک دیوتاؤں کا حوالہ ہے - ان سے ویدک تہذیب کی قدامت تو ثابت ہوتی ہے لیکن رگ وید کے زمانۂ تصنیف پر کوئی روشنی نہیں پڑتی ' اب تک عالموں کی بحث جاری ہے ' حال ہی میں ونٹرنز نے اس نظریہ کی تائید کی ہے کہ رگ وید ۲۵۰۰ برس قبل مسیح میں تصنیف کیا گیا تھا ' اس لئے رگ وید ۱۲۰۰ ق - م یا یوں کہئے کہ ۱۵۰۰ ق - م میں ضرور موجود تھا ' اور ممکن ہے کہ اس سے بھی بہت پہلے تصنیف کیا گیا ہو ' سب سے پرانے منتر شاید بہت ہی قدیم ہوں [۱] -

آریہ

رگ وید کی تہذیب تو منتروں کے زمانۂ تصنیف سے بھی قدیم ہے ' وہ بہت اونچے درجے کی تہذیب ہے ' اس کے ارتقا میں سیکڑوں برس لگے ہوں گے ' رگ وید کی زبان بھی بہت ترقی کرچکی ہے اور بہت پیچیدہ ہوچکی ہے ' اس کی ترقی میں بھی سیکڑوں برس لگے ہوں گے - یہ ساری تہذیب جس قوم میں شروع ہوئی اور اتنی بڑھی اسے رگ وید نے خود آریہ بتلایا ہے ' رگ وید

---

[۱] — رگ وید کے زمانۂ تصنیف کے لئے دیکھئے :— میکس مولر ' رگ وید سنگھتا کے دیباچے ' میکڈانلڈ ' ہسٹری آف سنسکرت لٹریچر ' صفحہ ۴۸ — ۴۰ ' کیتھ ' کیمبرج ہسٹری آف انڈیا ۳ ' صفحہ ۱۱۳ — ۱۰۹ جیکوبی ' انڈین انٹی کویری ۲۳ ' صفحہ ۱۵۴ وغیرہ ' تیبو ' انڈین انٹی کویری ۲۴ ' صفحہ ۲۹۱ و ۸۵ بال گنگا دھر تلک ' اورین — ونٹرنز - کلکتہ یونیورسٹی ریڈر شپ لکچرس صفحہ ۱ وغیرہ -

هی میں اس بات کے کئی ثبوت ملتے ہیں کہ یہ آریہ لوگ کہیں باہر سے ہندوستان میں آئے تھے ، رگوید میں دریائے جمنا تک ملنے والے قدرتی مناظر ، حیوانات اور نباتات کا حوالہ ملتا ھے ، آگے کی ادبیات میں مشرقی حصہ ملک کی مختلف باتیں بھی ملتی ہیں ، اس سے ظاہر ہوتا ھے کہ آریہ مغرب سے آکر پہلے پنجاب میں آباد ہوئے اور پھر آگے کیطرف بڑھے ، سارے رگ وید میں غیر آریوں کے ساتھ لڑائی کی کشمکش موجود ھے ، اس سے بھی معلوم ہوتا ھے کہ باہر سے آنے والے آریوں کو قدیم باشندوں سے بہت لڑنا پڑا ، اس میں تو کوئی شک نہیں معلوم ہوتا کہ آریہ لوگ کسی زمانے میں مغربی دروں میں سے ہوکر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے ، لیکن یہ پتہ لگانا بہت مشکل ھے کہ یہ پہلے کہاں رہتے تھے اور دوسری قوموں سے ان کے کیا تعلقات تھے - سنسکرت ، پشتو ، فارسی وغیرہ ایشائی زبانوں میں اور گریک ، لیٹن ، جرمن ، انگریزی ، فرنچ اور روسی وغیرہ زبانوں میں بہت سی یکسانیت ھے ، پتا ، ماتا ، بھائی وغیرہ وغیرہ کے ظاہر کرنے والے بہت سے الفاظ اور بہت سے افعال صاف طور سے ایک ہی مادہ سے مشتق ہیں ، اس لئے انیسویں صدی میں اہل علم کو خیال ہوا تھا کہ یہ سب زبانیں ایک ہی قدیم زبان کی مختلف صورتیں ہیں - اور ان سب زبانوں کے بولنے والوں کے آبا و اجداد اس قدیم زبان کے بولنے والے ایک ہی جماعت کے افراد تھے - یہ قدیم آریہ جماعت تھی اور یہ لوگ بہت قدیم زمانے میں ایک ہی مقام پر رہتے تھے یہاں تک تو اہل علم متفق تھے - اس خیال کو میکس مولر وغیرہ نے اپنی تصانیف اور لکچروں کے ذریعہ ایسا پھیلایا کہ اس کی حیثیت مسلمات میں سے ہوگئی - ہندوستان ، افغانستان ، فارس اور یورپ کے زیادہ تر باشندے ایک ہی آریہ جماعت کی اولاد مان لئے گئے ، قدیم مقام کے بارے میں علماء کے مختلف

خیالات تھے - بہتوں کی رائے تھی کہ یہ مقام وسط ایشیا تھا جو اس قدیم زمانے میں سر سبز و زرخیز خطہ تھا، لیکن آہستہ آہستہ وہ خشک ہونے لگا اُس وقت آریہ لوگ اُسے چھوڑ کر مغرب، جنوب، اور پھر یورپ کے ممالک میں جا بسے، لیکن کچھ عالموں کی رائے تھی کہ قدیم مقام، مشرقی روس میں تھا - کچھ اور رایوں کے مطابق یہ مقام فن لینڈ میں تھا، جہاں اب بھی سنسکرت سے بہت ملتی جلتی ایک زبان بولی جاتی ہے، یا یہ پرانا گھر وسط یورپ میں، موجودہ بوھیمیہ (چیکو سلو واکیا) میں تھا، جہاں کے درخت اور جانور وغیرہ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے پرانی رچاؤں میں مذکور ہیں - بال گنگا دھر تلک کی رائے تھی کہ یہ مقام کہیں قطب شمالی کے قریب تھا، یہ بحث ابھی طے نہیں ہوئی تھی کہ دوسرے اطراف سے تمام آریہ تصورات پر مخالفت شروع ہوگئی، قومیت کے مسائل پر غور کرنے والے کچھ عالموں نے اس بات پر زور دیا کہ زبان کی یکسانیت سے قوم کی یکسانیت نہیں ثابت ہوتی، لیکن پرانی ہڈیوں اور کھوپڑیوں کی ناپ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ زبان بولنے والوں کے آبا و اجداد ایک قوم سے نہیں ہوسکتے، وہ مختلف قوموں پر مشتمل ہوں گے - زبان، مذہب اور تہذیب کی یکسانیت سے صرف اتناہی ثابت ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ کسی زمانے میں ایک ترقی کرنے والی جماعت کے زیر اثر تھے یا ایک دوسرے کی نقل کرتے تھے - اس لئے اب پرانے آریہ تصورات نہیں تسلیم کئے جاتے، یا یوں کہئے کہ اس ترمیم شدہ صورت میں مانے جاتے ہیں - موجودہ اعتقادات سے ہندوستان کی تاریخ کے بارے میں ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شمالی ہندوستان میں بھی جو لوگ باہر سے آئے وہ آریوں کی اولاد نہیں مانے جا سکتے - بہت سے آریہ ہندوستان آئے تھے لیکن وہ اتنے نہ تھے

کہ پرانے باشندوں کو نیست و نابود کر دیں ، ان کی مضبوط تہذیب نے کچھ صدیوں میں سارے ملک پر قبضہ جما لیا لیکن سارے ملک کو آباد کرنا ان کے لئے ناممکن تھا ۔

پنجاب میں آریہ

یہ تو صاف ظاہر ہے کہ آریہ لوگ ہندوستان میں شمال مغرب کے دروں سے آئے تھے لیکن ہزمل وغیرہ کچھ عالموں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کچھ آریہ کشمیر کے راستوں سے آئے اور ہمالیہ کے دامن میں چلتے ہوئے گنگا جمنا کے میدانوں میں آ بسے ، اس خیال کی تائید لسانیات کے مشہور و معروف عالم ، ھر گریرسن نے مختلف ملکوں کی مروجہ زبانوں کے مقابلے کی بنیاد پر کی ہے ، لیکن ابھی تک اس خیال کو مضبوط کرنے کے لئے کوئی ناقابل قطع ثبوت نہیں ملا ہے ، جب تک یہ رائے اور مضبوط نہ ہوجائے اس وقت تک ہمیں اسی خیال کے مطابق تاریخ لکھنا پڑے گی یعنی یہ کہ آریہ لوگ شمال مغرب سے آئے تھے ، گمان غالب یہ ہے کہ سب آریہ ایک ساتھ نہ آئے ہوں گے ، جیسا کہ عموماً انسانی گروہ کا خاصہ ہے ، وہ چھوٹی بڑی تعداد کے جھنڈوں میں آئے ہوں گے ، رگ وید کے زمانے میں وہ سارے پنجاب میں تو پھیل ہی گئے تھے لیکن گنگا اور جمنا کے کناروں میں بھی پہونچ گئے تھے ، منتروں میں پانچوں ندیوں کا بار بار حوالہ دیا گیا ہے - تبستا یعنی جہیلم ، اسکنی یعنی چناب ، پروشنی یعنی راوی ، بپاش یعنی بیاس اور شتودری یعنی ستلج - جمنا کا ذکر تین بار اور گنگا کا ایک بار ملتا ہے ، گنگا کے پورب کی ندیوں کا اشارہ رگ وید میں کہیں نہیں ہے ، اناجوں میں چاول کا ذکر نہیں ہے ، کیونکہ وہ پورب کی طرف پیدا ہوتا ہے - جانوروں میں چیتے کا اشارہ نہیں ہے کیونکہ وہ بھی پورب کی طرف ہوتا ہے - ان باتوں سے رگ وید

کے آریوں کے رہنے اور چلنے پھرنے کے جغرافیائی حدود اچھی طرح ظاہر ہوتے ہیں -

بدقسمتی سے رچاؤں میں ایسا تاریخی مواد نہیں ہے کہ اُس زمانے کی زندگی کی پوری تصویر کھینچی جاسکے ' تاہم کچھ موتی موتی باتوں کا پتہ لگ سکتا ہے -

آریوں کی عام زندگی

زندگی بسر کرنے کے دو طریقے تھے - ایک تو مویشی کا پالنا دوسرے کھیتی ' بھیڑ بکری بہت تھیں جو کھانے کے کام آتی تھیں - اسباب لادنے کے لئے گدھے بھی پالے جاتے تھے - سفر کے لئے ' دوڑ دھوپ اور لڑائی کے لئے گھوڑے بھی بہت تھے - بڑے آدمیوں کے پاس سواری کے لئے رتھ ہوتے تھے جنھیں گھوڑے کھینچتے تھے - رکھوالی اور شکار کے لئے کتے پالے جاتے تھے ' شکار کے ذریعہ تفریح و ورزش کے علاوہ خورش کا سامان بھی ملا کرتا تھا ' سب سے مفید جانور گاے اور بیل تھے ' گاے سے دودھ اور دودھ سے گھی اور مکھن وغیرہ بھی بنتا تھا - جن کا استعمال خوراک میں کثرت سے کیا جاتا تھا ' بیل ہل چلاتے تھے اور گاڑی بھی کھینچتے تھے ' یہہ کبھی کبھی کھانے کے بھی کام میں آتے تھے ' کھیتی کے ذریعہ بہت سے اناج ' ترکاری اور پھل پیدا کئے جاتے تھے - آبپاشی کے لئے تالاب اور کلیا (یعنی ایک طرح کی نہریں) تھیں - مگر کبھی کبھی ایسی خشک سالی ہوتی تھی کہ غریب آدمیوں کے جینے کے لالے پڑ جاتے [۱] رہنے کے لئے جو مکانات تھے اُن کی تعمیر میں لکڑی کا

---

[۱]—رگ وید ۱ — ۱۲۶ — ۴۳ — — ۱ — ۱۰ — ۳ — — ۱ — ۶۰ — ۵ — — ۸ — ۵۵ — ۳ — — ۱ — ۱۸۳ — ۳ — — ۷ — ۱۸ — ۲۳ — — ۳ — ۴۵ — ۳ — — ۷ — ۴۹ — ۲ — — ۳ — ۵۳ — ۱۵ — — ۸ — ۸ — ۱۱ — — ۸ — ۵۵ — ۱۴ — عام زندگی کا اشارہ ہر ایک منڈل کے بہت سے منتروں میں ہے -

استعمال بہت کیا جاتا تھا - مکانوں میں جو احاطے ہوتے تھے ' وہ بھی لکڑی کے بنتے تھے ' مکانوں میں بہت سے کمرے ہوتے تھے اور آنگن بھی ہوتے تھے [۱] زیور پہننے کا رواج ' بہت تھا - امیر آدمی سونے اور جواہر کے طرح طرح کے زیور پہنتے تھے ' [۲] آریوں کا یہہ گروہ قریب ہی کے نہیں بلکہ دور دور کے ملکوں سے بھی تجارت کرتے تھے [۳] -

عام زندگی کی اور بہت سی باتوں کا ذکر آگے کیا جائیگا ' یہاں

مرکزہ

صرف یہہ بتانے کی ضرورت ہے کہ عام زندگی کی کل باتیں آریہ جماعت میں ایک سی تھیں اور اس کے بعد کی تاریخ میں بھی ایک ہی طرح قائم رہیں - آریہ لوگ اس زمانے میں مختلف جنوں (گروہوں) میں تقسیم تھے ' ہر ایک جن ایک مستقل سیاسی گروہ معلوم ہوتا ہے ' پانچ جن خصوصیت کے ساتھہ طاقتور اور اہم تھے ' پورو ' تروشش ' یدو ' آنو اور دروھو - ان کا تذکرہ بہت سی رچاؤں میں آیا ہے ان کے علاوہ بھرت گندھار ' اوشینریس وغیرہ بھی تھے -

مختلف مقاموں میں رہنے کے باوجود ' آریہ لوگوں کی مذہبی ' جماعتی

جماعت

اور سیاسی مجلس اور اُن کے رسم و رواج ایک طرح کے تھے - رگ وید کے زمانے تک ورن کے امتیازات قائم نہیں ہوئے تھے - کھانے پینے اور شادی بیاہ کے معاملے میں پچھلے زمانے

---

[۱]—رگ وید — ۷ — ۹۹ — ۳ — ۱ — ۵۹ — ۱ — ۱ — ۵۹ — ۶— ۷ — ۵۵ — ۸ — —

[۲]—رگ وید ۱ — ۳۷ — ۲ — ۱ — ۱۰۶ — ۲ — ۵ — ۵۴ — ۱۱— —

[۳] — رگ وید ۱ — ۴۸ — ۳ — ۱ — ۵۶ — ۲ — ۱ — ۱۱۶ — ۵ — —

کیطرح روک تھوک نہیں ہوئی تھی لیکن کئی وجوہ سے لوگوں میں مختلف جماعت اور درجے قائم ہورہے تھے ' اور مستقبل کے جماعتی نظام کا تخم بارآور ہو رہا تھا اس عظیم انقلاب کے اسباب سیاسی ' قومی ' اقتصادی اور مذہبی تھے - ان اسباب پر اور اس سلسلۂ تغیر پر رچاؤں کچھہ روشنی ڈالتی ہیں - آریہ نظام پر سب سے زیادہ اثر آریہ اور غیر آریہ کے جنگ اور باہمی تعلقات کا پڑا -

غیر آریہ

رگ وید (جو آریوں کی کتاب ہے) غیر آریوں کی برائی سے بھرا ہوا ہے ' اگر اتفاق سے غیر آریوں کی کوئی تصنیف ہمارے پاس ہوتی تو شاید آریوں کے بارے میں بھی ویسی ہی بری باتیں لکھی ہوئی ملتیں - کچھہ ہی ہو آریوں کی ان فضول باتوں سے ہم یہہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ ہندوستان کے پرانے غیر آریہ باشندے جنگلی تھے ' سچ تو یہہ ہے کہ خود رچاؤں میں ایدھر اودھر ایسے اشارے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر آریوں کی تہذیب اونچے درجہ کی تھی - غیر آریوں کے گروہ تھے ' مثلاً داس ' کرات ' کیکتھہ شمیوں - دسیو بھی شاید اُسی گروہ کا دوسرا نام ہے جو اکثر داس کہلاتا تھا ' لیکن یہہ بھی ممکن ہے کہ اُن کا ایک علحدہ گروہ رہا ہو ' داسوں کے ساتھہ پنتریوں کا تذکرہ بھی کئی بار آیا ہے ' شاید ان دونوں جماعتوں کا قریبی تعلق رہا ہو - رگ وید میں تو نہیں لیکن اُس کے بعد کے ادب میں چانڈالوں کا ذکر بھی بار بار آیا ہے - شاید آریوں کو یہہ غیر آریہ لوگ ' گنگا کے کہیں پورب میں رگ وید کے زمانے کے بعد ملے ' شودر کا لفظ سب سے پہلے رگ وید کے دسویں منڈل کے پرش سوکت میں آیا ہے ' در اصل یہہ بھی سنسکرت کا لفظ نہیں معلوم ہوتا ' شاید یہہ ایک ایسے بڑے غیر آریہ گروہ کا نام

تھا کہ آگے چلکر یہہ ایک دوسرے ورن کا مفہوم [۱] بن گیا ، ان مختلف غیر آریہ جماعتوں کی تہذیب شاید کچھہ الگ الگ رہی ہو لیکن مواد کی کمی کے باعث اسکی پوری تصریح نہیں کی جا سکتی - مگر عموماً انکے رہنے سہنے کے بارے میں کچھہ رچاؤں سے پتہ لگ سکتا ہے - رہنے کے لئے وہ مکان بناتے تھے جنکو کبھی کبھی موقع پاکر آریوں نے جلا دیا [۲] کم سے کم داسوں اور دسیوں کے اپنے اپنے شہر تھے جنکو نیست و نابود کرنے کی استدعا آریوں نے بار بار اندر سے کی ہے [۳] حفاظت اور جنگ کے لئے اُن کے پاس فوجیں بھی تھیں اور قلعے بھی ، قلعوں میں وہ اپنا اپنا خزانہ رکھتے تھے [۴] بہت سے غیر آریہ یا کم سے کم اُن کے سردار بڑے امیر تھے ؛ یہہ اُن منتروں سے ظاہر ہوتا ہے جن میں آریوں نے اندر سے درخواست کی ہے کہ غیر آریوں کو مار کر ان کا جمع کیا ہوا مال ہمیں دیدو [۵] غیر آریوں کی اپنی زبانیں تھیں جو غیر آریوں کو عجیب سی معلوم ہوتی تھیں [۶] آریوں نے ان کو " انیہ برت " وغیرہ کہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دھرم ، دیوتا ، اور قوانین الگ الگ تھے [۷] -

---

[ ]—رگ وید کے عام منتروں کے علاوہ خصوصیت کے ساتھہ دیکھئے ، رگ وید ۳ — ۵۳ — ۱۴ — — ۷ — ۱۸ — ۵ — — اتھر وید ، ۱۰ — ۴ — ۱۴ — — باج سنیتی سنگھتا ۳۰ — ۱۶ — — میر کت ۶ — ۳۲ — — ۷ — ۲۳ — —

[۲]—رگ وید ۷ — ۵ — ۶— —

[۳]—رگ وید ۱ — ۱۰۳ — ۳ — — ۱ — ۱۱۷ — ۲۱ — — ۲ — ۲۰ — ۶ — ۷ — — وغیرہ .

[۴]—رگ وید ۴ — ۳۰ — ۱۳ — — ۲ — ۲۰ — ۶ — ۷ — —

[۵]—رگ وید ۱ — ۱۷۶ — ۳ — ۴ — — ۸ -- ۴۰ — ۶ ، ۱۰ — —

[۶]—رگ وید ۷ — ۶ — ۳ — —

[۷]—رگ وید ۸ — ۷۰ — ۱۱ — — ۴ — ۱۶ — ۹ — ۱۰ — — ۷ — ۶ — ۳ — — ۱ — ۱۷۵ — ۳ — — ۹ — ۴۱ — ۲ — —

آریوں اور غیر آریوں میں اختلاف

ان رچاؤں سے صاف ظاہر ہے کہ زبان، رسم و رواج اور مذہبی معاملات کے اعتبار سے آریوں اور غیر آریوں میں بڑا فرق تھا، اس کے علاوہ ان کے جسموں کی ساخت اور رنگ میں بھی اختلاف معلوم ہوتا ہے، کہیں کہیں اُنہیں "اناس" یعنی بغیر ناک والا کہا گیا ہے، جس سے ظاہر ہے کہ کم سے کم کچھ غیر آریہ جماعت والوں کی ناک آریہ جماعت کے لوگوں کی ناک سے چھوٹی ہوتی تھی، اس سے زیادہ نمایاں فرق رنگ کا تھا، آریوں کے مقابلے میں غیر آریوں کا رنگ بہت کالا تھا؛ سنسکرت میں رنگ کو ورن کہتے ہیں، ورن کی وجہ سے "ورن ووسعا" کا نام پڑا اور اس کا آغاز ہوا [۱] آج کل کی طرح قدیم زمانے میں بھی، گورے رنگ والوں کو کالے رنگ والوں سے کچھ نفرت تھی۔

آریوں اور غیر آریوں کے تعلقات

اس زمانے میں غیر آریوں کو اپنی زمین اور دولت، اپنی تہذیب اور اپنے قیام ہستی کے لئے آریوں سے گھمسان لڑائیاں لڑنا پڑیں، اُس خوف‌ناک لڑائی کا زور شور آج بھی رگ وید کے ہر ایک منڈل سے نمایاں ہے، حملہ کرنے والوں کا مقابلہ غیر آریوں نے قدم قدم پر بڑی بہادری سے کیا، رگ وید کے پڑھنے سے کبھی کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آریوں کے دانت کھٹے ہو رہے ہیں اور وہ اپنے دیوتاؤں کی پناہ لے رہے ہیں، لیکن آخر میں غیر آریوں نے شکست پائی، شاید فوجی نظام، حربی قوتوں اور عقل و ہمت میں وہ آریوں سے گھٹ کر تھے، شاید اُن سب نے مل کر دشمن کا مقابلہ نہیں کیا، ان کے کل

[۱]—رگ وید ۲ — ۲۰ — ۶ — ۷ میں اندر کالے داسوں کی فوجوں کو نیست و نابود کرتا ہے۔ رگ وید ۹ — ۴۱ — ۱ میں کالے چمڑے کو دور بھگانے کی بات ہے۔

گروھوں کو ایک ایک کرکے آریوں نے ھرا دیا ، شاید آریہ تہذیب غیر آریہ تہذیب سے اس قدر بڑھی ھوئی تھی کہ اُس کی فتح لازمی تھی - کبھی کبھی آریوں اور غیر آریوں میں اتحاد بھی ھوجاتا تھا - رگ وید میں بل بوتھہ نامی ایک شخص ھے جو داس معلوم ھوتا ھے ، لیکن اس کی فیاضی اور آزاد خیالی کی تعریف میں رشی نے نغمہ سرائی کی ھے ، کبھی کبھی آریہ لوگ خود آپس میں لڑتے تھے ، داش راگیہ کی لڑائی میں مختلف راجاؤں نے مل کر سوداس پر حملہ کیا ، لیکن سوداس نے ان کے چھکے چھوڑا دئے ، اس سخت باھمی جنگ میں ، آریوں نے غیر آریوں سے بھی کچھ مدد لی ، لیکن یہ صلح دائمی نہیں ھو سکتی تھی ، آخر میں آریوں نے کل غیر آریوں کا اقتدار چھین لیا ، شکست پر کچھ غیر آریہ مار ڈالے گئے ، کچھ بھاگ کر وسط ھند کی پہاڑیوں اور گھاٹیوں میں جابسے جہاں ان کی نسل کے لوگ آج تک پائے جاتے ھیں - بقیہ غیر آریوں نے آریوں کی حکومت تسلیم کرلی ، بہت سے غلام بنا لئے گئے ، داس گروہ کے اتنے غیر آریہ ، غلام بنائے گئے کہ داس لفظ کا مطلب ھی غلام ھوگیا اور اب تک ھے - [۱] لیکن شاید غیر آریوں کی تعداد اتنی تھی کہ سب غلام نہیں بنائے جاسکتے تھے ، بہت سے غلام ھوکر کھیتی باری ، نوکری یا نیچے درجے کے کام کرنے لگے شکست کے بعد آریوں اور غیر آریوں کی لڑائی کا کوئی سوال نہ تھا ، دونوں طبقے امن و صلح کے ساتھ رھنے لگے ، لیکن غیر آریوں کا درجہ بہت نیچا تھا ، ایک تو وہ عام تہذیب میں آریوں سے گھٹ کر تھے ، دوسرے اُن کا رنگ کالا تھا ، تیسرے شکست کے کُلنگ کا ٹیکا ان کے

---

[۱]—رگ وید ۷ — ۸۶ — ۷ — — ۸ — ۵۶ — ۳ — — ۱۰ — ۶۲ — ۱۰ وغیرہ میں لفظ '' داس '' کے معنی '' غلام '' ھیں - غلام کے لفظ کے لئے انگریزی میں سلیو (Slave) ھے ، وہ بھی سلاو قوم کے نام سے نکلتا ھے - جس کے بہت سے اشخاص رومنوں سے شکست پاکر غلام بنائے گئے تھے -

ماتھے پر تھا ' چوتھے زمین و دولت چھن جانے سے وہ غریب ہوگئے تھے اس حالت میں جہاں کہیں ایسے دو طبقے ساتھ ساتھ رہتے ہیں وہاں کچھ سوالات پیدا ہو ہی جاتے ہیں ' دو تہذیبوں کا تعلق ہوا نہیں کہ ایک کا اثر دوسرے پر پڑنے لگا - قدرتاً یہ اثر محکوم پر زیادہ پڑا کرتا ہے ' لیکن حکمرانوں کا طبقہ بھی اُس سے بالکل بری نہیں ہو سکتا - غیر آریوں نے آریوں کے دھرم ' دیوی ' دیوتا ' زبان اور رسم و رواج بہت کچھ اپنا لئے لیکن آریوں نے غیر آریوں کی کچھ باتیں دانستہ یا نادانستہ ضرور ہی اختیار کرلی ہونگی ' ایسے موقع پر حکمرانوں کو فکر دامنگیر ہوتی ہے کہ کہیں ہماری تہذیب نیست و نابود نہ ہو جائے اُس وقت وہ اپنے سے نیچے محکوم طبقے کو اپنے سے دور رکھنے کی خواہش کرتے ہیں ' اس عام اثر سے کہیں زیادہ خطر ناک مسائل ایک طبقے کے دوسرے سے ملنے پر پیدا ہوتے ہیں - جہاں دو طبقوں کے مرد اور عورت پاس پاس رہتے ہیں وہاں شادی بیاہ کے یا ناجائز تعلقات ہو ہی جاتے ہیں لیکن یہ خلط ملط حکمران طبقے کے اکثر لوگوں کو بہت برا معلوم ہوتا ہے ' اگر محکوم طبقے کا آدمی ' غریب اور کالا ہو تو بہت افسوس ہوتا ہے اور اندیشہ ہوتا ہے کہ ہماری تہذیب ' ہماری نسل ' ہمارے ذہن کی طاقت ' سیرت کی خصوصی قوت بلکہ ہماری اصلی زندگی ان کے خلط ملط سے مٹی میں نہ مل جائے - آج تک کالے اور گوروں کے متعلق یہی حالت جنوبی افریقہ اور ممالک متحدہ امریکہ کے جنوبی ریاستوں میں موجود ہے - وہاں اگر کوئی لڑکی کالے آدمی سے بیاہ کرے یا دوستی بھی کرے تو گوری قوم کے لوگ مشتعل ہوکر دونوں کا کام تمام کر دیں - کسی کالے آدمی پر اگر گوری عورت پر نظر ڈالنے کا جھوٹا یا سچا جرم لگایا جائے تو امریکہ میں اُسے زندہ جلا دیتے ہیں یا اور کسی طرح

بےرحمی کے ساتھ مار ڈالا جاتا ہے ، کوئی گورا آدمی کالی عورت سے شادی نہیں کرنے پاتا - اگرچہ جنوبی افریقہ اور امریکہ دونوں ملکوں میں گورے آدمی کالی عورتوں سے اکثر ناجائز تعلقات رکھتے ہیں - دونوں ملکوں میں کالے آدمی سیاسی زندگی سے دور رکھے جاتے ہیں ، تعلیم ، دولت اور شان و شوکت کے موقعے اُنہیں بہت کم دئے جاتے ہیں ، کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قدیم ہندوستان میں ٹھیک یہی حالت تھی - تہذیب و قومیت کے یہ مسائل ان حالات کے ماتحت ہر جگہ مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتے رہتے ہیں ، لیکن اس بات پر زور دینا ضروري ہے کہ غیر آریوں کی شکست کے بعد ان کے اور آریوں کے پاس پاس رہنے سے ، تہذیب اور زندگی کي باہمی مخالطت سے عجیب عجیب سوالات پیدا ہوگئے - اپنی تہذیب اپنی قومیت اور اپنے خون کے تحفظ کے خیال سے ، اپنے اقتدار کے پندار سے اور غیر آریوں سے نفرت کے باعث آریوں نے غیر آریوں سے تعلقات کو روکنے کی خواهش کی ، رگ وید میں تو باهمی شادی بیاہ کے بارے میں کوئی قاعدہ نہیں ملتا ، لیکن آگے چل کر دھرم سوتروں میں یہ قاعدہ ملتا ہے کہ کوئی برھمن اپنی لڑکی شودر کے ساتھ نہ بیاہے ، لیکن کچھ حالتوں میں برھمن شودر کی لڑکی سے بیاہ کر سکتا ہے - ممکن ہے کہ رگ وید کے زمانے میں ایسا کوئی قانون نہ رہا ہو لیکن باہمی تعلقات کو روکنے کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش ضرور ہی ہوئی ہوگی ، یہاں دو طاقتوں کا مقابلہ تھا ، ایک تو وہ عام انسانی طاقت جو تعلقات کے لئے مجبور کر رہی تھی ، دوسری طرف آریوں کی خود داری یا یہ کہئے کہ غرور کے باعث ترک تعلقات کی طاقت کار فرما تھی جو آریہ جماعت کو بالکل پاک و صاف رکھنے کی خواهش کر رہی تھی ، پہلی طاقت نے بہت کچھ باهمي تعلقات پیدا کرا ہی دئے ، اور آریوں اور غیر آریؤں کا خون کچھ مل ہی

گیا ، لیکن آخیر میں اس طاقت کا زور کم ھی کر دیا گیا - غیر آریوں سے شادی بیاہ کرنے کے کچھ سخت قاعدے بنائے گئے ، اور باھمی تعلقات کی بندش کر دی گئی ، اس طرح ذات پات کی رسم شروع ھوئی - ابتدا میں اگر سچ پوچھئے تو دو ھی طبقے تھے ، گورے اور کالے - یعنی ایک وہ جماعت جو بہت کچھ آریہ تھی اور دوسری وہ جماعت جو بہت کچھ غیر آریہ تھی - آگے چل کر پہلا طبقہ برھمن کہلایا اور دوسرا شودر ، یہ نام رگ وید کے پہلے نو منڈلوں میں نہیں آئے ھیں ، شاید اُس وقت تک یہ رسم پوری طرح قائم نہیں ھو سکی تھی -

آریہ جماعت

لیکن آریہ اور غیر آریہ کے اس بڑے قومی اختلاف کے علاوہ خود آریوں میں بھی کچھ اختلافات پیدا ھو چلے تھے - یہ سچ ھے کہ اس وقت کل آریوں میں ، ضروری گوتر چھوڑ کر شادی بیاہ کے تعلقات ھو سکتے تھے - کھانے پینے کے معاملے میں تو کسی طرح کی روک ٹوک تھی ھی نہیں ، کام کاج یعنی پیشوں کے لئے پوری آزادی تھی - مثلاً ایک رشی کہتا ھے کہ میرا باپ وَید ھے ، اور میری ماں پسنہاری ھے ، میں شاعری کرتا ھوں لیکن ھر طبقے میں غیر مساوات کے باعث اور مذھبی ، فوجی یا اقتصادی ضرورتوں کے باعث جماعتیں بن جاتی ھیں ، مگر جذبات و خیالات اور حالات کے اختلاف کے باعث یا مختلف پیشوں کی وجہہ سے بھی لوگ اپنی ایک علحدہ جماعت بنا لیتے ھیں ، جہاں کہیں پیشے یا ذھن کا اختلاف ھوتا ھے وھاں مختلف جماعتوں کا بن جانا بالکل قدرتی ھے - جیسے جیسے سوشل نظام پیچیدہ ھوتا جاتا ھے ویسے ھی درجے بڑھتے جاتے ھیں اور ان کے باھمی تعلقات بھی پیچیدہ ھوتے جاتے ھیں - رگ وید کے زمانے میں سوشل نظام اتنا پیچیدہ نہیں ھوا تھا جتنا ھزار پانچ سو برس کے بعد

ہو گیا ، تاہم اتنے اختلافات ضرور ہوگئے تھے کہ متعدد طبقے پیدا
ہو جائیں -

دھرم

پہلا طبقہ تو مذہبی کریا کانڈ والوں کا تھا جو برہمن کہلائے ، رگ وید
کے آریوں کو عاقبت کی اتنی پروا نہیں تھی جتنی
کہ ان کی نسلوں کو چار پانچ سو برس کے بعد پیدا
ہو گئی ، رگ وید کے پہلے نو منڈلوں میں تناسخ کا کوئی اشارہ نہیں ،
اعمال کے اصول بھی کہیں نہیں ہیں ، اُس زمانہ میں آریوں کی نظر
زیادہ تر اسی موجودہ زندگی پر تھی ، یہیں وہ آنند حاصل کرنا چاہتے
تھے - زندگی کا جوش و خروش جیسا اُس دور میں تھا ویسا کسی آیندہ
زمانے میں نہیں ملتا ، اس معاملے میں ویدک آریہ مابعد کے ہندؤں
کے بہ نسبت قدیم رومن اور یونانیوں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں ، تاہم
آریہ لوگ بہت سے دیوتاؤں پر اعتقاد رکھتے تھے ، اُن سے اس زندگی کے
آرام کی دعائیں مانگتے تھے ، ان کی پوجا کے لئے منتر بناتے اور گاتے تھے ،
یگیہ کرتے تھے اور بل چڑھاتے تھے - آپس میں سوم رس تقسیم کرتے تھے -
رگ وید کے دیوتا زیادہ تر پرکرت (مناظر) کے دیوتا ہیں ، یعنی دوسرے قدیم
ملکوں کی طرح یہاں بھی مناظر قدرت کے موثرات اور ان کی طاقتوں کو دیوتا
مان لیا گیا تھا - دیو یعنی آکاش (خلا) ایک دیوتا ہے اور اس کے مقابلے میں
پرتھوی (زمین) ہے ، دیو کے ساتھ ساتھ یا یوں کہئے کے بہت کچھ اس
کی جگہ پر ورن دیوتا ہے جس کا شمار بڑے بڑے دیوتاؤں میں ہے - بہت
سے منتروں میں اس کی تعریف کی گئی ہے ، ایک اور بڑا دیوتا ہے اندر ،
جو مینھ اور طوفان کا دیوتا ہے ، جو پانی برساتا ہے ، جو لڑائی میں آریوں
کی مدد کرتا ہے اور غیر آریوں کو تباہ کرتا ہے - سوتر ، متر ، پوکھن
اور بشن ، سورج سے تعلق رکھنے والے دیوتا ہیں ، اور سورج خود ایک

دیوتا ھے - شیو اور مرت طوفان کے ، رودر ، بایو ، اور بات ھوا اور پرجنیہ پانی کے دیوتا ھیں ، اوشا ، صبح کی خوبصورت دیوی ھے ، اگن اور سوم بھی بڑے دیوتاؤں میں ھیں ، اُن کے علاوہ اور بھی بہت سے دیوتا ھیں ، اور ریبھو ، اپسرا ، گندھر وغیرہ غیر دنیاوی ھستیاں ھیں - یہ کہنے کی ضرورت نہیں ھے کہ آگے چل کر ان دیوتاؤں کی صورت بدل گئی ، یعنی انہیں ناموں سے دوسرے دیوتا پکارے جانے لگے ، اور باتوں کی طرح مذھبی اعتقادات بھی مائل بہ‌تغیر ھوتے ھیں - ھمیشہ ایک طرح نہیں رھتے ، پرانے نام رہ بھی جائیں تو ان کا مفہوم بدل جاتا ھے - رگ وید میں آدمی اور دیوتاؤں کا جیسا تعلق ھے ویسا مابعد کے ھندو لٹریچر میں نہیں ھے - یہاں دیوتا ، انسانی زندگی سے الگ نہیں ھے - آریوں کا اعتقاد ھے کہ دعا کرتے وقت فوراً وہ مدد کرتے ھیں ، دشمنوں کو تباہ کرتے ھیں ، وہ آدمیوں سے محبت کرتے ھیں اور محبت چاھتے ھیں - ھندؤں میں بھگتوں کی جماعت کا سر چشمہ رگ وید ھے ، یہاں کچھ منتروں میں آدمی اور دیوتا کے مابین شدید محبت تسلیم کرلی گئی ھے - دیوتاؤں کو خوش رکھنے کی بڑی ضرورت ھے ، ان کی عنایت ھو تو پانی خوب برسے گا ، دولت اور اناج میں ترقی ھوگی ، جانور تندرست رھیں گے ، گھر ، گاؤں شہر اور سلطنت میں خوش حالی رھے گی ، زندگی سکھ سے بسر ھوگی ، سب کا فرض تھا کہ دیوتاؤں کی بھگتی میں منتروں کا ورد رکھیں اور گھی ، اناج ، دودھ ، گوشت اور سوم کے ذریعہ یگیہ کرکے اُنکے لئے بل دیں -

یگیہ

معمولی پوجا پاٹ تو سب کر سکتے تھے ، لیکن سماج کو کچھ ایسے لوگوں کی بھی ضرورت تھی جو اپنا سارا وقت یا کم از کم زیادہ وقت مذھبی کاموں میں صرف کر سکیں ، نئے منتروں کی تصنیف ضروری تھی جو خاص عالموں ھی کے

ذریعہ ہو سکتی تھی ، نئے پرانے منتروں کا مطلب سب کو سمجھانے کے لئے بھی ایسے آدمیوں کی ضرورت تھی جو اور کاموں سے بری ہوں ، آہستہ آہستہ یگوں کے قاعدے بڑھنے لگے ، بہت بڑے پیمانے پر یگیہ ہونے لگے ، جن کے لئے بہت سے آدمیوں کو بہت زمانے تک طیاری اور مصروفیت کی ضرورت پڑتی تھی ، صرف سوم یگیہ ہی کے لئے کئی کئی پروہتوں کی ضرورت تھی - مثلاً ایک ہوتر چاھئے تھا ، جو منتر سنائے ، ایک ادھ وری چاھئے تھا جو کریا کانڈ کرے اور برائیوں کو دور کرے ، ایک اودگاتر چاھئے تھا جو سوم کے گیت گائے اور اُنکو کئی مددگاروں کی ضرورت تھی - رگ وید سے معلوم ہوتا ھے کہ ایسے یگوں میں اکثر سات پروہت کام کرتے تھے ، ایک رچا میں ان کا شمار اس طرح کیا گیا ھے :— ہوتر ، پوتر ، نیشت ، اگنیدہ ، پرشاشتر ، ادھوری اور برمھن - یگیہ کا سارا کانڈ ایسا پیچیدہ ہو رہا تھا کہ ہر شخص نہ تو اُسے یاد رکھ سکتا تھا اور نہ پورا کر سکتا تھا ، اس لئے ایک پروہت کی جماعت طیار ہونے لگی جو برھمن کہلائی ، اور جو عام لوگوں کی مذہبی ضرورتوں کو پورا کرتی تھی جو لوگ اپنی صفتوں یا اپنے اعمال یا خواھشوں سے پروھتی کے قابل تھے وہ برھمن ہوگئے ، اُن کے گھروں میں ان کے لڑکے عادتاً منتر پڑھنا یا تصنیف کرنا سیکھتے تھے - اپنے باپوں کے ساتھ رہ کر یگیہ کے طریقے جان جاتے تھے ، پروھت کا پیشہ سیکھنے کی جیسی آسانی اور سہولت اُنکو تھی ویسی کسی کو نہ تھی ، وہ بھی اپنے خاندان کا کام کرنے لگے اس طرح آہستہ آہستہ علاحدہ ایک برھمن جماعت طیار ہوگئی ، پہلے اور لوگ بھی اس میں شامل ہوتے ہوں گے ، لیکن رفتہ رفتہ باھر سے آنے والوں کی تعداد کم ہوتی گئی - رگ وید کے زمانے میں برھمن جماعت کے لوگ غیر برھمن سے شادی بیاہ کرسکتے تھے ، لیکن عام طور پر

برھمن

بہت لوگ اپنے ہی خاندان میں شادیاں کرتے تھے ، نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو ابھی تک شادی کے بارے میں پوری آزادی تھی ، لیکن انھیں محبت اُنھیں سے ہوتی تھی جن سے اکثر ملاقات ہوتی تھی - اور جو زیادہ تر سامنے رہتے تھے ، یعنی جو اپنے ہی جماعت کے تھے - یورپ امریکہ اور دوسرے ملکوں میں آج کل بھی ایسا ہی ہوتا ہے ، اس لئے شادی کی آزادی ہونے پر بھی برہمنوں کا طبقہ آہستہ آہستہ ایک علیحدہ طبقہ ہوتا گیا -

رگ وید کی کچھ رچاؤں سے برہمنوں کے اعمال اور منصب کا کچھ اندازہ ہوتا ہے - ایک جگہ کہا ہے کہ برہمن سوم رس سے سال بھر کا یگیہ کرتے تھے - دوسری جگہ برہمن اور آبا و اجداد سوم پینے کے لئے ملتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ برہمنوں کا درجہ بہت بلند تھا - [۱] بہت سے منتروں میں پروہتوں کی یا دیوتاؤں کے پروہت اگنی کی تعریف کی گئی ہے ، اور پروہتوں کو دان دینے کا تذکرہ ہے ، دان میں ، زیور ، کپڑے ، رتھ ، مکان ، مویشی یعنی گائے بیل ، گھوڑے اور کتے وغیرہ دئے جاتے تھے [۲] -

ایک جگہہ کہا ہے کہ سرسوتی کنجوس کو تباہ کر دیتی ہے [۳] جس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو برہمنوں کو دان نہیں دیتا وہ تباہ ہو جاتا ہے ، جو برہمن راجاؤں کے پروہت تھے وہ قدرتاً با اثر تھے ،

---

[۱]—رگ وید ۷ — ۱۰۳ — ۱ ، ۷ ، ۸ — —

[۲]—رگ وید ۶ — ۷۵ — ۱۰ — —

[۳]—مثلاً رگ وید ۱ — ۴۴ — ۱۰ ، ۱۲ — — ۳ — ۲ — ۸ — — ۲ —
۲۴ — ۹ — — ۱ — ۱ — ۱ — ۳ — ۳ — ۲ — — ۵ — ۱۱ — ۲ — — ۷ —
۷۰ — ۴ — — ۱ — ۱۲۶ — ۱ — ۴ — — ۵ — ۳۰ — ۱۲ — ۱۵ — — ۷ —
۱۸ — ۲۱ ، ۲۴ — — ۸ — ۱ — ۳۲ ، ۳۳ — — ۱ — ۳۱ — ۲ — — ۵ — ۲۷ —
۱۷ — — ۵ — ۳۹ — ۴ — — ۵ — ۴۲ — ۸ — — ۶ — ۲۷ — ۸ — —

[۴]—رگ وید ۶ — ۶۱ — ۱ — —

لیکن ابھی بڑے بڑے پروھت بھی ضرورت پڑنے پر سب کام کرتے تھے وشوامتر اور وسشٹ تو میدان جنگ تک میں جاتے تھے [۱]

چھتری

جس طرح مذھبی ضرورتوں کی بنا پر برھمنوں کا طبقہ قائم ھوا ، اُسی طرح جنگی ضرورتوں کے باعث چھتری جماعت پیدا ھوئی ، یہ کہا جا چکا ھے کہ آریوں کو غیر آریوں سے بہت دنوں تک سخت لڑائی لڑنا پڑی ، غیر آریوں کی شکست کے پہلے کبھی کبھی آپس میں بھی لڑ پڑتے تھے [۲] ، شکست کے بعد آپس کی لڑائی گویا روز کی بات ھوگئی - یوں تو لڑائی میں بہت دنوں تک سب طرح کے لوگ میدان میں آتے تھے اور دشمن کا مقابلہ کرتے تھے جیسا کہ رگ وید میں کئی جگھہ کہا گیا ھے ، میدان میں لوگ جمع ھوتے ھیں اور اپنی طاقت دکھاتے ھیں [۳] صبح کی دیوی کے بارے میں ایک ررشی کہتا ھے کہ اوشا (یعنی طلوع صبح) اس طرح آتی ھے جیسے لڑائی کے لئے عام آدمی [۴] ھتھیاروں سے اپنی جان و مال کی حفاظت کرنا سب کا فرض تھا ، لیکن تمام لوگوں کے لئے بار بار میدان میں جانا قوم کے لئے مناسب نہیں ھو سکتا تھا - اگر سب مرد ایک ساتھ میدان جنگ میں پہونچ جائیں تو کھیتی کون کرے ،

---

[۱]—رگ وید ۳ — ۳۳ — — ۷ — ۱۸ — —

[۲]—جنگ کی مثالوں کے لئے دیکھئے رگ وید ۱ — ۵۱ — ۹ — — ۱ — ۱۰۳ — ۳ — — ۱ — ۱۱۷ — ۲۱ — — ۱ — ۱۳۰ — ۸ — — ۲ — ۲۰ — ۶ ، ۸ — — ۵ — ۲۹ — ۱۰ — — ۵ — ۳۳ — ۴ — — ۵ — ۳۴ — ۶ — — ۶ — ۲۲ — ۱۰ — — ۶ — ۳۵ — ۶ — — ۶ — ۴۷ — ۲۰ — — ۶ — ۶۰ — ۶ — — ۶ — ۶۷ — ۵ — — ۸ — ۲۵ — ۷۳ — — ۸ — ۴۱ — ۷ ، ۹ — — ۹ — ۴۱ — ۱ — —

[۳]—رگ وید ۴ — ۲۴ — ۴ — — ۶ — ۲۶ — ۱ — —

[۴]—رگ وید ۷ — ۷۹ — ۲ — —

مویشیوں کی پرورش اور دوسرے کام کون کرے ، گھر پر عورتوں اور بچوں کی حفاظت کیوں کر ہو ، مذہبی اور دینی ، اقتصادی اور سوشل زندگی کو ٹھیک ٹھیک جاری رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ کچھ لوگ تو جنگی خدمات میں اپنی زندگی صرف کریں اور باقی کبھی کبھی ضرورت پڑنے پر ان کے اردگرد جمع ہو جایا کریں یعنی ایک منظم فوج ہو ، اُس کا سردار ہو ، نائک ہو ، اس کی تعلیم کا اور ہتھیاروں کا ٹھیک ٹھیک انتظام ہو ، ان کے لئے گھوڑے اور دوسرے جانور برابر طیار رہیں - اس طرح کی فوج میں وہی لوگ شامل ہوئے جو ہمت ور تھے بہادر تھے ، جسم کے اعتبار سے مضبوط تھے اور میدان جنگ سے محبت رکھتے تھے - ایسی فوج شاید کسی نے مقررہ وقت پر دانستہ طور پر نہ بنائی ہوگی ، لڑائی کے زمانے میں خود بخود اس کی نشو و نما ہو گئی ، آہستہ آہستہ وہ خود ہی ضرورتوں کے مطابق ہر ایک آریہ جماعت میں بن گئی تھی - ان سپاہیوں کے لڑکے بھی اپنے خاندان کی روایات کے مطابق سپاہیوں کا کام اختیار کرتے تھے - اپنے خاندانی پیشے کے اختیار کرنے کا رجحان آج بھی ہر ملک میں پایا جاتا ہے - قدیم زمانے میں یہ میلان اور بھی زیادہ تھا ، کیونکہ اُن دنوں پیشے کی تعلیم زیادہ تر گھر ہی میں مل سکتی تھی - اس طرح آریہ جماعت میں ایک جنگی طبقہ طیار ہوا - فوجی طاقت کے باعث اسی جماعت کے ہاتھ میں سیاسی اقتدار کی بھی باگ رہی ، چھتریوں کا یہ فوجی اور سیاسی مقتدر طبقہ بہت دنوں تک تو اوروں سے شادی بیاہ کے تعلقات رکھتا رہا لیکن برہمنوں کی طرح یا یوں کہئے کہ جماعت کی حیثیت سے اس کا رجحان بھی زیادہ تر آپس ہی میں تعلقات قائم کرنے کی جانب تھا ، قوت اور اقتدار کے باعث اس طبقے کی بڑی دھاک بندھی ہوئی تھی ، اسے قدرتی طور پر تفاخر تھا اور سارا سماج اس کا لوہا مانتا

تھا - رگ وید میں چھتری ہونے کے منصب کا تفوق تسلیم کیا گیا ھے اور اُن لوگوں کی برائی کی گئی ھے جو جھوٹ موٹ چھتری ہونے کا دعوی کرتے ھیں [۱] -

جیسے جیسے برھمنوں اور چھتریوں کا طبقہ طاقتور ھوتا گیا وہ عام لوگوں سے زیادہ تر الگ ھوتے گئے ' باقی آریہ جماعت وشِ کہلانے لگی - وشِ کے لفظ سے پہلے ساری آریہ جماعت کا تصور کیا جاتا تھا ' اس کے اصلی معنی تو صرف بیٹھنا ھیں ' گھومنے پھرنے کے بعد جب آریہ لوگ زمین پر بیٹھ گئے ' یعنی زمین پر مستقل طور پر آباد ھو گئے ' اور خاص کر کھیتی باری سے زندگی بسر کرنے لگے تو ان کی بستی وشِ کہلانے لگی ' یہ لفظ بسنے والوں کا یعنی عام لوگوں کا مفہوم بن گیا - برھمنوں اور چھتریوں کے طبقے کے بن چکنے کے بعد ایک ایسے لفظ کی ضرورت تھی جو بقیہ جماعت کے لئے استعمال کیا جا سکے ' اس کے لئے وش کا لفظ استعمال کیا جانے لگا - ایک منتر میں پہلے چھتریوں کے لئے طاقت کی دعا مانگی گئی ھے اور پھر وش کے لئے بھی وھی دعا مانگی گئی ھے [۲] رگ وید کے پہلے نو منڈلوں میں ویش کا لفظ کہیں نہیں آیا ھے ' صرف ' وش کا لفظ استعمال کیا گیا ھے ' وش بہت بڑا طبقہ تھا ' اس طبقے کے لوگ کھیتی کرتے تھے ' مویشی پالتے تھے اور طرح طرح کی دستکاری وغیرہ کے بہت سے کام کرتے تھے ' آھستہ آھستہ اپنے پیشوں کے مطابق بہت سے اور چھوتے چھوتے طبقے وش جماعت کے اندر بن گئے -

وشِ

---

[۱]—رگ وید ۷ — ۱۰۴ — ۱۳ — —

[۲]—رگ وید ۸ — ۳۵ — ۱۷ ' ۱۸ — —

پیشوں کی تفریق کے علاوہ ایک اور سبب بھی تھا جس سے طبقے

مختلف طبقے

طیار ہوئے جیسا کہ فرنچ عالم سلیارت نے بتایا ہے کہ آریوں میں قدیم زمانہ سے یہ رواج تھا کہ گوتر یا خصوصی تعلقات کے دایرے میں بیاہ نہیں کرتے تھے ' لیکن اکثر دوسرے خاص گوتروں میں شادی بیاہ کے تعلقات رکھتے تھے ' گوتر کے اندر اور گوتر کے باہر باہمی ازدواجی تعلقات کے رسم کے باعث بھی بہت سے طبقے قائم ہوگئے ' برہمنوں اور چھتریوں کے طبقے اور دوسرے چھوٹے چھوٹے طبقوں کے بننے میں سیکڑوں برس لگے ہونگے - جماعتوں کی نشو و نما ہمیشہ آہستہ آہستہ ہوتی ہے - اور وہ ایک مدت میں جاکر جڑ پکڑتے ہیں ' رگ وید کے زمانے میں جماعتوں کی تنظیم ہو چکی تھی ' لیکن ما بعد کی ذات پات کی رسم ابھی دور تھی ' آریوں کے درمیان اس وقت تک باہمی شادی بیاہ کے تعلقات جاری تھے - ایک طبقے سے دوسرے طبقے میں داخل ہونا اُس وقت تک ممکن تھا - پیشہ میں بھی آزادی تھی - یہہ ضرور ہے کہ عملاً ایسا کم ہوتا تھا لیکن اسکی کوئی ممانعت نہ تھی ' کھانے پینے میں تو مطلق کوئی روک ٹوک تھی ہی نہیں -

ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ طبقے کل جماعتوں میں بن جاتے ہیں -

موازنہ

پرانے زمانے میں کئی ملکوں میں ویسے ہی طبقے تھے جیسے ہندوستان میں ' مثلاً ایران میں بالکل اسی طرح کی تفریق تھی ' پرانی روایتوں کی بنیاد پر فارسی کا شاعر فردوسی کہتا ہے کہ راجہ یِم نے چار طبقے تیار کئے ' [۱] لیکن اصل یہ ہے کہ وہاں بھی یہ طبقے صدیوں کی تمدنی نشوؑ و نما کے بعد تیار ہوئے ' قدیم ' بابل ' اسیریا اور مصر ' وغیرہ میں بھی طبقے پائے جاتے تھے -

---

[۱]—شاہنامہ ' ۱ — ۱۳۲ — —

آریہ طبقے کے لئے تو رگ وید شاہد ہے، لیکن کیا غیر آریوں میں بھی طبقے تھے ؟ غیر آریوں میں کئی جماعتیں تھیں یہ تو رگ وید سے نمایاں ہے، لیکن ممکن ہے کہ یہ غیر آریہ جماعت میں، آریوں سے خلط ملط سے پہلے مختلف طبقے رہے ہوں، وہ طبقے بھی شاید انہیں اسباب کی بنا پر پیدا ہوئے ہوں گے جن سے آریہ طبقے پیدا ہوئے -

غیر آریہ طبقہ

شکست کے بعد جب غیر آریہ، آریوں سے دب کر رہنے لگے تو انکی پرانی تفریق کچھہ تبدیل ہو گئی ہوگی، لیکن بالکل مٹ نہ گئی ہوگی - مجلس یا سماج کی ہیئت اجتماعی کے بدلنے میں جتنی دیر لگتی ہے اتنی هي مٹنے میں بھی لگتی ہے، کبھی کبھی تو حالات بدل جانے پر بھی وہ مٹائے نہیں مٹتیں، پرانے غیر آریہ طبقے کسی نہ کسی شکل میں قائم رہے ہونگے -

آریوں اور غیر آریوں میں جو کم و بیش مخالفت ہوگئی تھی، اس سے پیدا ہونے والی جماعت کا کیا حشر ہوا ؟ یہاں رگ وید سے کوئی مدد نہیں ملتی - اتنا ہی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ شاید اُن میں سے کچھہ آریہ جماعت میں رہ گئے ہوں اور شاید کچھہ غیر آریہ جماعت میں چلے گئے ہوں - یہ بھی ممکن ہے کہ شاید ان کے علیحدہ طبقے بن گئے ہوں، جیسا کہ آج تک افریقہ میں اور ممالک متحدہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں یا ایک چھوٹے پیمانے پر لنکا، ہندوستان وغیرہ اکثر ممالک میں پائے جاتے ہیں - ان مخلوط طبقوں کا شمار خواہ آریوں میں ہوا ہو یا غیر آریوں میں لیکن عملاً یہ طبقے علحدہ ہی تھے -

مخلوط طبقے

طبقوں کی یہ وسیع تفریق ذات پات میں کیونکر تبدیل ہوگئی

خلاصۂ بیان

یہ آگے بتایا جائیگا ، رگ وید - کے زمانے کے بارے میں یہ وثوق کے ساتھہ کہا جا سکتا ھے کہ ایک طرف آریوں میں اور دوسری طرف غیر آریوں میں بہت بڑا فرق تھا - خود آریوں میں کم سے کم تین طبقے تھے ، لیکن شاید اُن کے اندر چھوٹے چھوٹے اور طبقے بھی بن رھے تھے ، شاید غیر آریوں میں بھی کئی طبقے تھے ، اور ممکن ھے کہ مخلوط جماعت میں بھی علیحدہ علحدہ طبقے رھے ھوں -

غیر آریہ طبقوں کی عام تمدنی زندگی کے بارے میں وثوق کے ساتھہ

عام تمدنی زندگی

کچھہ نہیں کہا جا سکتا - ممکن ھے کہ زمانے کے مطابق وہ آریوں کی جماعت کا رنگ اختیار کرتے جاتے ھوں - آریوں کی تمدنی زندگی کی ایک جھلک رگ وید سے ملتی ھے ، تنظیم کے اصول اور عمل میں عورتوں کا درجہ بہت بلند تھا ، کسی طرح کا پردہ نہ تھا ، عام زندگی کے علاوہ سماج کے مذھبی و ذھنی پیشوائی میں بھی عورتوں کا ھاتھہ تھا ، اُس زمانے میں جوسی بھی تعلیم رائج تھی اس کے دروازے عورتوں کے لئے بھی کھلے ھوے تھے -

جن عورتوں میں مذھبی لٹریچر تیار کرنے کی استعداد تھی ، اُن کو اپنے اس میلان کے مطابق کام کرنے کی روک ٹوک نہ تھی - کچھہ عورتیں رشی تھیں جن کی تصانیف مردوں کی طرح رگ وید سنگھتا میں آج تک شامل ھیں - [۱] ھمت اور بہادری میں بھی عورتیں کم نہ تھیں ، بعض بعض عورتیں تو میدان جنگ میں جاکر مردوں کی طرح بہادری دکھلاتی تھیں ، مثال کے لئے ایک روایت ھے کہ بِش پلا ، لڑائی میں

[۱] —رگ وید ، ۱ ، ۱۱۷ — ۱ ، ۱۷۹ — ۵ ، ۲۸ — ۶ ، ۱۰ ، ۲ — ۸ ، ۹۱ —

گئی تھی ، جب لڑتے لڑتے گھائل ہوگئی تو اشونو نے اس کا علاج کیا [۱]
شادی کے معاملے میں بھی عورتوں کو بہت آزادی تھی ، اکثر جوان عورتیں
اور مرد آپس میں ملا کرتے تھے اور اپنی پسند کے مطابق آپس میں محبت
کرتے تھے اور اپنی پسند کے موافق ایک دوسرے سے بیاہ کر لیا کرتے تھے - [۲]
بعض بعض نوجوان عورتیں ، اپنی خوبصورتی پر پھولے نہ سماتی تھیں ،
اور اپنے عشاق کے دلوں کو لبھا لینے میں بڑی ہوشیار ہوتی تھیں - [۳]
کبھی کبھی یہ عاشق و معشوق چھپ کر ملنے کی کوشش کرتے تھے ، ایک
مقام پر ایک نوجوان منتر کے ذریعہ اپنی معشوقہ کے گھر والوں کو سلانے کی
کوشش کر رہا ہے - [۴] ان بیانات سے اور شادی کے بعد بھی ہونے والے
سنسکاروں سے صاف ظاہر ہے کہ اُس زمانے میں نوعمری کی شادیاں نہیں
ہوتی تھیں - رگ وید میں نہ کہیں نو عمری کی شادی کا تذکرہ ہے اور
نہ کوئی ایسی بات ہے جس سے نو عمری کی شادی کا ذرا بھی خیال
ہو سکے ، بخلاف اس کے ایک حوالے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورتیں کبھی
کبھی ادھیڑ عمر میں شادی کرتی تھیں مثلاً گھوشا نامی ایک عورت
بڑی عمر تک کنواری ہی رہی [۵] بعض بعض عورتیں ایسی تھیں
جو شادی سے بالکل انکار کردیتی تھیں اور اپنے باپ یا بھائی کے ساتھ
رہتی تھیں ، ایک جگہ ایک عورت کا تذکرہ ہے جو اپنے ماں باپ کے گھر
ہی میں بوڑھی ہوتی جاتی ہے [۶] -

---

[۱]—رگ وید ، ۱ ، ۱۱۲ ، ۱۰ — ۱ ، ۱۱۶ ، ۱۵ — ۱ ، ۱۱۷ ، ۱۱ ، ۱ ، ۱۱۸ ، ۸ —
[۲]—رگ وید ، ۱ ، ۱۱۵ ، ۲ — ۹ ، ۳۲ ، ۵ — ۹ ، ۵۶ ، ۳ —
[۳]—رگ وید ، ۱ — ۱۲۳ ، ۱۰ —
[۴]—رگ وید ، ۷ ، ۵۵ ، (۵ ، ۶ ، ۸) —
[۵] - رگ وید ، ۱ ، ۱۱۷ ، ۷ —
[۶]—رگ وید ، ۲ ، ۱۷ ، ۷ —

سگائی پکی ہو جانے کے بعد مقررہ وقت پر] دولھا اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی برات لیکر بیٹی والے کے یہاں جاتا تھا یہاں دولہن کے رشتہ دار اور احباب ان سب کی آو بھگت کرتے تھے ' وقت مہورت پر دولہا دلہن کو ایک پتھر پر چڑھا کو اسکا پان گرھن (ھاتھ پکڑنا یعنی شادی کرنا) کوتا تھا اس کے بعد دونوں آگ کی پرکرما کرتے تھے ' بیاہ کی اس رسم کے بعد بڑی خوشی منائی جاتی تھی جس میں لڑکی لڑکے ' مرد اور عورت اچھے سے اچھے کپڑے پہن کر شریک ہوتے تھے [۱] کبھی کبھی بیاہ میں جہیز بھی دیا جاتا تھا ' اس جشن کے بعد برات رخصت ہو جاتی تھی ' دولھا ' دولہن کو رتھہ پر بٹھلاتا تھا ' منتر گاتے ہوئے سب لوگ بیٹے والے کے یہاں واپس چلے آتے تھے ' شادی کی یہ رسمیں بہت دنوں تک اسی طرح جاری رھیں ' اور آج کل بھی بہت کچھ ایسی ھی ھیں -

بیاہ کی رسم

رگ وید کے زمانے میں کچھہ گنتی کے لوگ خصوصاً راجہ ' مہاراجہ یا بڑے پروھت متعدد شادیاں کرتے تھے - [۲] محدود حلقے میں متعدد شادیوں کی رسم اب تک جاری رھی ' لیکن یاد رکھنا چاھئے کہ فطرت عورتوں اور مردوں کی تعداد کو تقریباً برابر بناتی ھے تھوڑے ھی سے آدمی ایک سے زیادہ شادی کر سکتے ھیں ' اقتصادی وجوہ سے اور عام خانگی امن و آوام کی وجہ سے متعدد شادیاں محدود ھی رھتی ھیں ' تاھم یہ ماننا پڑے گا کہ متعدد شادیوں کی رسم کو قبول کرنا ھی عورتوں کے مرتبے کو کچھ کم کر دیتا ھے ' کیونکہ اُس سے یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ عورتیں صرف حظ نفس کا ایک سامان

کثرت ازدواج

[۱]—رگ وید ' ۳ ' ۵۸ ' ۹ —

[۲]—رگ وید ' ۱ ' ۶۱ ' ۱۱ — ۱ ' ۷۱ ' — ۱ — ۷ ' ۱۸ ' ۲ — ۷ ' ۲۶ ' ۳ —

هیں ، متعدد شادیوں کی رسم عورتوں کے دل پر ایسی چوٹ پہونچاتی ہے اور ان کے ذہنی سکون میں اس درجہ اختلال پیدا کرتی ہے کہ سوکنوں میں دن رات جھگڑا ہونا ایک عام بات ہو جاتی ہے - رگ وید سے ظاہر ظاہر ہے کہ متعدد شادیاں کرنے والے بڑے بڑے لوگ کبھی کبھی خانگی جھگڑوں کے افکار سے بری طرح پریشان رہتے تھے [۱] -

عقد بیوگاں

رگ وید میں عقد بیوگاں کے خلاف کچھ نہیں ہے ، لیکن یہ ٹھیک ٹھیک نہیں معلوم ہوتا کہ بیوائیں اپنے دیوروں ھی سے بیاہ کرتی تھیں یا کسی اور سے بھی کرسکتی تھیں - دسویں منڈل میں ایک رچا ہے جو آریہ تہذیب میں بیواؤں کی حالت پر کچھ روشنی ڈالتی ہے ، مرگھٹ میں اپنے شوہر کی نعش کے پاس لیٹی ہوئی بیوہ سے کہتے ہیں کہ " اُٹھو ، اے خاتون ! تم اس کے پاس پڑی ہو جس کی زندگی ختم ہوچکی ہے ، اپنے شوہر سے دور ہٹ کر زندہ انسانوں کی دنیا میں آؤ اور اس کی بیوی بن جاؤ جو تمہارا ہاتھ پکڑتا ہے اور تم سے بیاہ کرنے کو راضی ہے " [۲] اسی طرح اتھر وید میں ہے کہ " یہ عورت یعنی بیوہ عورت پرانے دھرم پر چلتی ہوئی تمہارے لوک کو پسند کرتی ہوئی ، تمہارے پاس جو مر گئے ہو پڑی ہے لیکن اس کو بھی اولاد اور دولت ، عطا کرو ، اے عورت اُٹھ ! زندہ لوگوں کی دنیا میں آجا " (ـــ مثل سابق) [۳] متعدد صدیوں کے بعد پنڈتوں نے وید کی رچاؤں کا مطلب تبدیل کرکے اس سے ستی کا طریقہ نکالا ، لیکن یہ صاف ہے کہ اس زمانے میں بیوہ شوہر کے ساتھ ستی جلائی

---

[۱]—رگ وید ، ۱ ، ۱۰۴ ، ۳ — ۱ ، ۱۰۵ ، ۸ —

[۲]—رگ وید ، ۱۰ ، ۱۸ ، ۸ —

[۳]—اتھر وید ، ۱۸ ، ۳ ، ۱ — ۲ —

جاتی تھی - تاهم ایک سوال پیدا هوتا هے که آخر بیوه مرگھٹ میں شوهر کے پاس جب اس کے جلانے کي تیاري هورهی هے کیوں لٹائی جاتی هے ' تاریخی واقعات کی کمی کے باعث اس سوال کا کوئي ٹھیک جواب نہیں دیا جاسکتا ' لیکن ایک خیال هوتا هے که دنیا کی بہت سی قدیم قوموں میں آدمیوں کے اور خاص کر بڑے آدمیوں کی نعش کے ساتھ ان کی عزیز چیزوں کے جلانے یا دفن کرنے کا رواج تھا ' اُن کا خیال تھا که روح کو دوسرے عالم میں بھی ان چیزوں کی ضرورت پڑے گي ' کسی طرح یه چیزیں ان کے پاس پہونچ جائینگی اور اُنہیں پاکر انہیں آسودگي و راحت ملے گی ' بعض قوموں میں عورتوں کا شمار ان ضروری چیزوں میں کر لیا گیا ' اور وه شوهروں کے ساتھ دفن هونے یا جلائی جانے لگیں ' ممکن هے که کسی ماضئی بعید میں آریوں میں بھی یه رسم رهی هو ' یه هم کہه چکے هیں که رگ وید کی تہذیب کی پشت پر متعدد صدیوں کی نشو و نما کام کرتی رهی هے ' اگر کسی پرانے زمانے میں آریوں میں ستی کي رسم جاری تھی تو آهسته آهسته تہذیب کی رفتار نے اُسے مٹا دیا ' بیواؤں کا جلانا تو موقوف هوگیا لیکن قدیم رواج کی ایک لکیر باقی رہ گئي جیسا که اکثر هوا کرتا هے ' اس مٹی هوئی رسم کے مطابق بیوه مرگھٹ چلی جاتی تھی اور تھوڑی دیر کے لئے شوهر کی نعش کے پاس لیٹ جاتی تھی ' بعد میں یعني چوتھی صدی ق - م کے قریب بعض هندوستانی قبائل میں ستی کی رسم کیونکر شروع هو گئی ' یهه هم آگے بتائینگے ' یہاں صرف اس بات پر زور دینا ضروری هے که بہت قدیم زمانه میں آریوں میں یه رسم ممکن هے رهی هو مگر رگ وید کے وقت میں یه بالکل نه تھی ' به خلاف اس کے بیواؤں کا عقد هو سکتا تھا ' دیور کے ساتھ شادی کی رسم تو ثابت هے ' لیکن اگر

دیور کی شادی پہلے ہو چکی ہو، یا بھاوج سے شادی کرنے کو راضی نہ ہو تو کیا ہوتا ہے؟ رگ وید اس معاملہ میں خاموش ہے لیکن اُس زمانہ کے عام مجلسی نظام اور زندگی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بیوہ کسی اور شخص سے بیاہ کر لیتی ہوگی، ایک منتر [۱] کی بنا پر جرمن عالم پشیل نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جس عورت کا شوہر غائب ہو گیا ہو، وہ دوسری شادی کر سکتی تھی، لیکن ویدک لٹریچر سے اس کا پورا پورا ثبوت نہیں ملتا۔

کنبہ

آریوں کے کنبہ کی زندگی، اور موروثی حقوق، عورتوں کی تعظیم کے اصولوں کی بنیاد پر قائم تھے۔

گھر کا مالک

باپ یا دادا ایک طرح کا گھر کا مالک ہوتا تھا، جس کا حکم گھر کے اور لوگ مانتے تھے [۲]۔ گھر کے مالک سے بہادری اور فیاضی کی توقع کیجاتی تھی [۳]، باپ کے مرنے کے بعد لڑکا گھر کا مالک ہوتا تھا، عام طور پر وہ خاندان کی دولت کا مالک سمجھا جاتا تھا، مکان، گھوڑے، گائے، بیل، روپیہ پیسہ، زیور، ہتھیار اور غلام وغیرہ سب پر اُس کا قبضہ رہتا تھا، لیکن کبھی کبھی بھائیوں میں بٹوارا بھی ہو جاتا تھا، [۴]۔ بھائیوں کا ایک بڑا فرض یہ تھا کہ شادی ہونے تک بہنوں کی پرورش کرتے رہیں، اسی لئے سنسکرت میں بھائی کے لئے بھراتر ایک لفظ ہے یعنی پالنے والا، جن لڑکیوں کے بھائی نہ تھے اُن کو کبھی کبھی

---

[۱]—رگ وید، ۱، ۱۸۵، ۸ —
[۲]—رگ وید، ۲، ۵۳، ۲ —
[۳]—رگ وید، ۲، ۴۹، ۸ —
[۴]—رگ وید، ۱۷، — ۷، ۵ —

بڑی مصیبت اُٹھانا پڑتی تھی ' ایک رچا میں ایک غریب لڑکی کا جس کا بھائی نہ تھا ذکر ہے کہ جو ناجائز طریقے سے زندگی بسر کرتی تھی [۱] -

عورت

رگ وید کے زمانے سے آج تک ہندوستان میں مشترکہ خاندان کی رسم چلی آتی ہے' اس سے شخصی آزادی کم ہو جاتی ہے اور عورتوں کا منصب کسی قدر گھٹ جاتا ہے ' لیکن کم سے کم رگ وید کے زمانے میں عورتوں کا درجہ کم نہیں ہونے پایا ' ساس ' سسرے ' دیور اور نند کے ساتھہ رہ کر بھی بہو کا اثر زیادہ تھا ' اپنے شوہر کے ساتھہ وہ منتر پڑھتی تھی ' یگیہ کرتی تھی ' دان دیتی تھی ' سوم رس بناتی اور پیتی تھی [۲] - ایک ویدک منتر میں رشی کہتا ہے کہ شوہر اور بیوی محبت کے ساتھہ' باہم ملکر بہت سے مذہبی کام انجام دیتے ہیں ' سنہرے زیور پہنے ہوئے لڑکے لڑکیوں کے ساتھہ آرام کرتے ہیں اور پوری زندگی پاتے ہیں [۳] عورت گھر کا انتظام کرتی تھی ' اور بہت سے کاموں کے علاوہ تانے بانے کا کام بھی انجام دیتی تھی [۴] ' اس میں شک نہیں کہ کہیں کہیں اگن دیوتا کی مشابہت گھر کی عورت سے دی گئی ہے جو گھر کے تمام لوگوں کی خبرداری رکھتی ہے [۵] ایک جگہہ اوشا دیوی کے بارے میں رشی کہتا ہے کہ وہ گھر کی عورت کی طرح سونے والوں کو جگاتی

---

[۱]—رگ وید ' ۱ ' ۱۲۴ ' ۷ —

[۲]—رگ وید ' ۱ ' ۱۳۱ ' ۳ — ۵ ' ۴۳ ' ۱۵ —

[۳]—رگ وید ' ۷ ' ۳۱ ' ۵ ' ۸ — شوہر اور بیوی کی محبت کے لئے رگ وید ۱ ' ۱۰۵ ' ۲ بھی دیکھئے -

[۴]—رگ وید ' ۲ ' ۳ ' ۶ — ۲ ' ۳۸ ' ۴ —

[۵]—رگ وید ' ۱ ' ۶۶ ' ۳ —

ہوتی آتی ہے [۱] عورت کے بغیر گھر ، گھر نہیں ہے ، ایک منتر میں رشی کہتا ہے " اے میگھ ون بیوی ہی گھر ہے ، بیوی ہی گرہستی ہے " [۲] یہ بھی کہتا ہے کہ " اے اندر تم سوم رس پی چکے ، اب گھر کی طرف جاؤ ، گھر میں تمہاری پیاری بیوی ہے ، تمہارے لئے وہیں راحت ہے " [۳] ایک منتر میں اندر کے منھ سے یہ ضرور کہلایا ہے کہ عورتوں کی عقل کمزور ہوتی ہے ، اُن کو اپنے جذبات پر قابو نہیں ہوتا [۴] لیکن عام طور سے عورتوں کی بڑی عزت تھی -

اولاد کی خواہش

قدیم ایرانیوں ، یونانیوں اور رومیوں کی طرح ویدک آریوں میں بھی اولاد کی بہت خواہش تھی - اگن دیوتا سے استدعا کرتے ہوئے ایک رشی کہتا ہے " ہم تمہارے پاس اکیلے ہی بیٹھے نہ رہ جائیں ، ہماری بہادر اولاد بھی ہو ، اور ہمارا گھر اولاد سے بھرا ہوا ہو [۵] اسی منتر میں پھر پوری عمر اور بہادر اولاد کی درخواست کی ہے [۶] ایک دوسرا رشی دعا مانگتا ہے کہ ہم محتاج نہ ہوں ، ہمیں بھی بہادر لڑکوں کی کمی نہ ہو ، مویشیوں اور جانوروں کی بھی کمی نہ ہو ، اور نہ ہماری برائی کی جائے [۷] ایک دوسرے رشی کو یقین ہے کہ سوم دیوتا پوجا کرنے والے کو دودھ دینے والی گائے اور تیز گھوڑا دیتا ہے اور ایسا بہادر

---

[۱]—رگ وید ، ۱۰ ، ۱۲۴ ، ۴ —

[۲]—رگ وید ، ۳ — ۵۳ ، ۴ —

[۳]—رگ وید ۳ ، ۵۳ ، ۶ —

[۴]—رگ وید ، ۸ ، ۳۳ ، ۱۷ —

[۵]—رگ وید ، ۷ ، ۱ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۹ —

[۶]—رگ وید ، ۷ ، ۱ ، ۲۴ —

[۷]—رگ وید ، ۳ ، ۱۶ ، ۵ ، ۶ —

لڑکا دیتا ھے جو علم میں ، گھر کے کاموں میں اور عام مجلسوں میں ، ملنے جلنے میں ھوشیار ھو اور باپ کے لئے باعث فخر ھو [۱] -

اولاد کی خواھش ایک قدرتی خواھش ھے جسے فطرت نے جماعت کی حفاظت کے لئے نہایت قوی بنایا ھے - لیکن اس کے کچھہ اور خاص وجوہ بھی تھے ، ایک تو مشترکہ خاندان میں ماں باپ کو لڑکوں کی وجہ سے بڑا سہارا ھوجاتا تھا ، دوسرے مرنے کے بعد روح کے سکون کے لئے لڑکا شرادھ کیا کرتا تھا - اگر کوئی شرادھ کرنے والا نہ ھو تو بڑی مصیبت کا سامنا ھوتا تھا - تیسرے لڑکے کی وجہ سے نسل قائم رھتی تھی - خاندانی اقتدار کے زمانے میں تمام قوموں میں خاندان کے مٹ جانے کا اندیشہ نہایت خوفناک مسئلہ سمجھا جاتا تھا اور بے اولادی سب سے بری بات سمجھی جاتی تھی - چوتھے شاید آریوں کو اپنی تعداد بڑھانے کی بڑی ضرورت بھی تھی - غیر آریوں سے یا آپس میں جنگ کے لئے ، فتح کی ھوئی زمین کو آباد کرنے کے لئے اور یوں بھی سوسائٹی میں غیر آریوں سے شمار میں زائد ھوکر انھیں دبانے کے لئے کثیر تعداد کی ضرورت تھی - اس طرح جب ایک بار اولاد کی اھمیت تسلیم کر لی گئی تو وہ خود بخود اولاد کی خواھش کا سبب بن گئی -

اس کا سبب

جن کے کسی طرح اولاد نہ ھوتی تھی وہ کبھی کبھی دوسروں کے لڑکوں کو گود لے لیا کرتے تھے - گود لئے ھوئے لڑکے بڑے لاڈ پیار سے پالے جاتے تھے ، ایک مدت کی مادرانہ محبت اور پدرانہ شفقت ، انھیں پر صرف ھونے لگتی تھی - لیکن جیسا کہ ایک ویدک منتر سے ظاھر ھےگود لئے ھوے لڑکے اصلی لڑکوں کیطرح نہیں ھوتے تھے -

گود لینا

[۱]—رگ وید ، ۱ ، ۹۱ ، ۲۰ —

آریہ خاندانوں کا بیان غلاموں کا تذکرہ کئے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔

غلام

قدیم ہندوستان میں غلامی کی رسم رائج نہ تھی، اور نہ اس طرح مجلسی نظام کی بنیادیں تھیں جیسے یونان اور روم میں - تاہم یہاں خاص کر امیروں کے یہاں بہت سے لونڈی، غلام تھے - ایک رشی اوشا سے لڑکوں کے ساتھ ساتھ غلاموں کے لئے بھی دعا مانگتا ھے [۱]، غلاموں کو سخت محنت کرنی پڑتی تھی [۲] - وہ ایک طرح کی دولت سمجھے جاتے تھے اور دان میں دئے جاسکتے تھے - ایک رشی کہتا ھے کہ اگنی دیوتا؛ ابھیار ورتن چائمان نے مجھ کو بیس بیل کے ساتھ ساتھ بہت سی لڑکیاں بھی دیں [۳] دوسری جگہ کہا گیا ھے کہ راجہ ترس دسیو نے پچاس لونڈیاں دان میں دیں [۴] -

مہمانداری

تاریخ کی دوسری قوموں کیطرح قدیم آریہ تہذیب پر غلامی کا جو داغ لگتا ھے اس کو مٹانے کی کوشش کرنا فضول ھے - لیکن یہ نہ سمجھنا چاھئے کہ وہ لوگ رحم کے جذبات سے بالکل خالی تھے مثلاً اُس سماج میں مہمانداری ایک بڑا وصف سمجھی جاتی ھے، رگ وید میں اگنی دیوتا کو آتیتھ (مہمان) کے نام سے یاد کیا گیا ھے، [۵] - راجہ دیوداس مہمانوں کی اس درجہ تواضع کرتا تھا کہ اُسے اتیتھی گوے کا خطاب دیا گیا تھا [۶] عام لوگ بھی مہمانداری میں کم نہ تھے، گھر کا سب سے اچھا کمرہ مہمان کو رہنے کے لئے دیا جاتا تھا

---

[۱]—رگ وید ۱، ۹۲، ۸ -

[۲]—رگ وید ۱، ۸۶، ۷ ۔

[۳]—رگ وید ۶، ۲۷، ۸ -

[۴]—رگ وید ۸، ۱۹، ۳۶ -

[۵]—رگ وید ۷، ۳، ۵ ۔

[۶]—رگ وید ۱، ۵۱، ۶ — ۱، ۱۱۲، ۱۴ — ۴، ۲۶، ۶ — ۴۷، ۲۲ —

[۱] اسکے علاوہ آریوں کا یہ فرض تھا کہ سب کے ساتھہ شرافت کا برتاؤ کریں ' ایک رشی دعا مانگتا ھے کہ اے '' وروُن دیوتا ' اگر ھم نے بھائی ' دوست ' رفیق ' ھمسایہ یا اجنبی کا کچھہ بھی بگاڑا ھو تو ھمارے یہ گناہ دور کرو [۲] -

تعلیم

قریب قریب ھر فرقہ میں بچوں اور جوانوں کو اپنے مقاصد اور رسم و رواج کو قائم رکھنے کی تعلیم دیجاتی ھے ' رگ وید میں لکھنے کے رواج کا کہیں ذکر نہیں ھے ' رشی اور دیگر اشخاص بھی منتر یاد رکھتے تھے ' اور زبانی تعلیم کے ذریعہ اپنی اولاد کو سکھا دیتے تھے ' معلوم ھوتا ھے کہ اس کے علاوہ ایک طرح کی پاٹ شالائیں بھی تھیں استاد ' طالب علموں کو پڑھاتے بھی تھے - ایک منتر میں تعلیم پانے والے طلبہ کی مثال برسات کے مینڈکوں سے دی ھے [۳] اور بہت سے ویدک جملوں کیطرح یہ مثال بھی آیندہ ھندو ادب میں بار بار ملتی ھے -

مجلسی قانون کامعیار

رگ وید میں سماج کے مجلسی قانون کا بہت بڑا معیار قائم کیا گیا ھے - اُس میعار کے مطابق سب لوگوں کو چاھئے کہ مل جل کر رھیں اور رت یعنی صداقت یا یوں سمجھئے کہ دھرم کو اپنی زندگی کا سہارا سمجھیں -

آدمی کیا دیوتا بھی دھرم کی حفاظت کرتے ھیں ' خود دیوتاؤں نے اپنے لئے سخت قاعدے بنا رکھے ھیں [۱] اس کے علاوہ دیوتا کبھی اندر کے

---

[۱]—رگ وید ۱ ' ۷۳ ' ۱ -
[۲]—رگ وید ۵ ' ۸۵ ' ۷ -
[۳]—رگ وید ۷ ' ۱۰۳ ' ۵ اسی منڈل میں ۷ ' ۷۸ ' ۴ بھی دیکھئے -
[۴]—رگ وید ۱ ' ۳۶ ' ۵ -

قاعدوں کے خلاف ورزی نہیں کرتے [۱] دنیا میں جو کچھ ہے اس کی بنیاد میں رت (صداقت) ہے - متروورن دیوتا باطل کو فتح کرکے رت (حق و صداقت) کی پرورش کرتے ہیں [۲] دیوتا ورن کے قاعدے ہمیشہ حق ہیں [۳] ورن کو باطل سے دلی نفرت ہے اور صداقت کو ترقی دیتا ہے [۴] اسی منتر میں رشی کہتا ہے کہ دیوتا رت (صداقت) میں پیدا ہوتے ہیں ، رت کی پرورش کرتے ہیں اور ترقی دیتے ہیں اور باطل سے سخت نفرت کرتے ہیں ، وہی دیوتا راجاؤں کی اور عام آدمیوں کی حفاظت کریں [۵] رت کو بڑھانے کی غرض سے متروورن آدمیوں پر اسی طرح نظر رکھتے ہیں جیسے گڈریئے اپنی بھیڑوں پر [۶] سورج بھی چرواہے کی طرح ذی روح ہستیوں کے اعمال کا جایزہ لیتا ہے اور متروورن کو بتلاتا ہے [۷] سیرت کی نگرانی کی غرض سے دیوتاؤں نے نگرانی کرنے والے بھی مقرر کر دئے ہیں [۸] بہت سے منتروں میں جھوٹ کی بڑی مذمت کی گئی ہے - [۹] اور جھوٹا الزام لگانے والے کو بددعا دی گئی ہے [۱۰] اکثر منتروں میں رشیوں نے دیوتاؤں سے دعا مانگی ہے کہ ہمیں اچھے راستے پر چلاؤ -

---

[۱]—رگ وید ، ۷ ، ۴ ، ۶ -

[۲]—رگ وید ۱ ، ۱۵۲ ، ۱ -

[۳]—رگ وید ۵ ، ۶۳ ، ۱ -

[۴]—رگ وید ۷ ، ۶۶ ، ۱۳ -

[۵]—رگ وید ۷ ، ۶۶ ، ۱۰ -

[۶]—رگ وید ۴ ، ۴۵ ، ۴۳ وغیرہ -

[۷]—رگ وید ۴ ، ۳۰ ، ۱ ، ۲ ، ۳ — ۶ ، ۶۷ ، ۵ — ۸ ، ۴۱ ، ۷ — ان کے علاوہ رگ وید ۸ ، ۲۵ ، ۷ ، ۸ — ۱۰ ، ۶۳ ، ۳ ، ۴ اور ۸ — وغیرہ بھی دیکھئے -

[۸]—رگ وید ۵ ، ۴۴ ، ۳ — ۵ ، ۶۳ ، ۱ -

[۹]—مثلاً رگ وید ۱ ، ۱۴۷ ، ۵ — ۱۰ ، ۹ ، ۸ -

[۱۰]—رگ وید ۷ ، ۱۰۴ ، ۸ ، ۹ -

مذہبی اصول اور اس کے معیار کے سلسلۂ بیان میں رگ وید کے مذہبی معتقدات کا بہت سا ذکر ہوچکا ہے ' لیکن اس موضوع کو مکمل کرنے کے لئے کچھ اور بتانا بھی ضروری ہے - رگ وید میں ۳۳ دیوتا مانے گئے ہیں ' لیکن وہ سب ایک درجے کے نہیں ہیں ' بعض زیادہ بزرگی اور اثر رکھتے ہیں اور بعض کم -

مذہبی معتقدات

سب سے بڑے دیوتا تین معلوم ہوتے ہیں - اندر ' جس کے لئے ۲۵۰ منتر ہیں ' اگن جس کے لئے تقریباً ۲۰۰ منتر ہیں اور سوم ' جس کے لئے ۱۰۰ سے زائد منتر ہیں -

دیوتا

دیو ' اور پرتھوی چھ منتروں میں سب کے ماں باپ بتلائے گئے ہیں ' بارش کا دیوتا پرجنّیہ کے لئے اور پرلوک کے دیوتا یم کے لئے تین تین منتر ہیں - سوریہ خود ایک بڑا دیوتا ہے اور اس کی بھی بہت سی صورتیں ہیں ' اس کے ایک جزری سوتر کی عبارت میں وہ مشہور ساویتری یا گایتری منتر ہے جو ہندؤں میں آج تک پڑھا جاتا ہے [۱] - پوشن بھی سوریہ کا ایک جزو ہے جو سب کو بڑھاتا ہے - وشنو کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ تین چھلانگ بھرتا ہے ' جس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ یہی سوریہ کی ایک بدلی ہوئی صورت ہے - رگ وید میں وہ بہت چھوٹے درجے کا دیوتا ہے ' لیکن اُس زمانے کے بعد جب پرانوں نے اُسے پرمیشر بنا دیا تو اس کی چھلانگوں کی بنیاد پر بلی بامن کی کتھا تیار ہوئی - رگ وید میں دیو کی لڑکی اور پربھا کی دیوی اُشا کی خوبصورتی کی تعریف دلکش شاعری میں کی گئی ہے - دنیا کی نیچرل شاعری اور عاشقانہ شاعری کا یہ پہلا نمونہ ہے اور بڑے ہی معرکے کا ہے ' آشون بھی دیو کے لڑکے ہیں وہ ہمیشہ جوان اور خوبصورت رہتے ہیں اب تک

[۱]—رگ وید ۳ ' ۶۲ ' ۱۰ -

جتلے دیوتا گنائے گئے ھیں ان میں سے اندر ' اگن اور پرتھوی کو چھوڑ کر باقی سب کے سب آسمان (یا خلا) کے ھیں ' وھیں اوپر وہ رھتے ھیں اور وھیں سیر کرتے ھیں ' ان کے علاوہ متعدد دیوتا ھوا کے بھی ھیں - ان میں اندر سب سے زیادہ با اقتدار ھیں - رگ وید میں بار بار کہا گیا ھے کہ اندر ' ورت سے لڑائی کرکے اُسے شکست دیتا رھتا ھے ' بیشمار مذھبی کہانیوں کی طرح اس کی بنیاد میں بھی مناظر قدرت ھیں - ورت کو شکست دینے کا اصل مفہوم اتنا ھي ھے کہ اندر بار بار بادلوں کو چھید کر پانی برساتا ھے ' ردر یاشیو کا نام صرف تین چار منتروں میں آیا ھے ' وہ زندگی کو بڑھاتا ھے ' لیکن اُس وقت اُس کی اھمیت زیادہ نہ تھی ' ردر کا لڑکا مرت ' بڑا مہیب اور متوالا تھا ' وایو ' یا ھوا بھي ردر کي طرح زندگی کو بڑھانے والا دیوتا ھے ' زمین کے دیوتاؤں میں خود پرتھوی ھی دیوتا ھے ' اگنی ' خاص گھر کا دیوتا ھے ' سوم ' سوم رس کا دیوتا ھے ' لیکن آگے چل کر سوم کا مفہوم چاند ھوگیا - نویں منڈل کے سب منتر اور باقي منڈلوں کے بھی تھوڑے سے منتر سوم کی تعریف میں کئے گئے ھیں - دیوتاؤں کے علاوہ ' سمندر ' اور سرسوتی وغیرہ ندیوں کی اور درختوں ' پہاڑوں وغیرہ کی تعریف بھی کہیں کہیں دیوتا کی طرح کی گئی ھے [۱] -

دیوتاؤں سے تعلقات

رگ وید میں یہ مانا گیا ھے کہ دھرم آتما ' دیوتاؤں کے عالم میں جاتے ھیں اور گنہ گار نرک میں جاے ھیں [۲] لیکن جیسا کہ ھم کہہ چکے ھیں تناسخ کا اصول رگ وید کے پہلے نو منڈلوں میں نہیں ھے ' ابھی ریاضت کا بھی

[۱]—دیوتاؤں کے لئے رگ وید کا کوئی سا منڈل یا منتر دیکھئے -

[۲]—رگ وید ' ۴ ' ۱۲ ' ۵ — ۴ ' ۵ ' ۵ — ۷ ' ۱۰۴ ' ۳ وغیرہ -

کوئی ذکر نہیں ہے ، دیوتاؤں کے لئے پرارتھنا ، پوجا ، اوو یگیہ کا قاعدہ تھا ، لیکن زندگی کا تصور اس قدر پر کیف تھا کہ ابھی کسی کو ریاضت کرنے کا خیال نہیں آیا تھا ، دیوتاؤں کی طرف سے بھی ابھی تک اتنا خوف و دہشت کا خیال نہ تھا جتنا محبت اور دوستی کا خیال تھا مثلاً ایک رشی اگنی کو دوست اور باپ کہتا ہے [۱] دوسرا رشی کہتا ہے کہ پنچوں کے فائدے کے لئے اگنی ہر ایک گھر میں قیام کرتا ہے وہ جوان ہے ، عقلمند ہے ، گھر کا ہے اور ہمارا بہت قریبی عزیز ہے [۲] دوسری جگہ کہا گیا ہے کہ اگنی مہربانی کرنے والا دوست ہے ، باپ ہے ، بھائی ہے ، لڑکا ہے ، سب کا پرورش کرنے والا ہے [۳] اور منتروں میں اگنی کو گھر کا مالک کہا گیا ہے [۴] ایک رشی کہتا ہے کہ اب ہم منتر گا چکے ، ہمارے گھر میں اگنی ، ایلچی کی طرح قیام کرے ، [۵] اور دیوتاؤں کے بارے میں بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے - ایک رشی کہتا ہے کہ اے اندر ، باپ کی طرح تم ہماری بات سنو [۶] بعض بعض رشی دیوتاؤں کو اپنا محبوب سمجھتے ہیں [۷] ایک رشی سوم کو بڑا محب سمجھتا ہے [۸] ایک منتر میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ جو دیوتاؤں سے محبت کرتا ہے اُس سے دیوتا بھی محبت کرتے ہیں [۹] ادتّیوں

---

[۱]—رگ وید ، ۱ ، ۳۱ ، ۱۶ —
[۲]—رگ وید ، ۷ ، ۱۵ ، ۱ ، ۲ ، ۷ —
[۳]—رگ وید ، ۱ ، ۹۴ ، ۱۵ — ۲ ، ۱ ، ۹ — ۶ ، ۱ ، ۵ —
[۴]—رگ وید ، ۵ ، ۱ ، ۵ — ۵ ، ۸۰۶ — ۸ ، ۴۹ ، ۱۹ —
[۵]—رگ وید ، ۵ ، ۶ — ۸ —
[۶]—رگ وید ، ۱ ، ۱۰۴ ، ۹ —
[۷]—رگ وید ، ۶ ، ۲۵ ، ۱ — ۸ ، ۴۷ ، ۲ —
[۸]—رگ وید ، ۸ ، ۶۸ ، ۷ —
[۹]—رگ وید ، ۴ ، ۲۳ ، ۵ ، ۶ —

بلکہ تمام دیوتاؤں کی جانب اشارہ کرکے کہا گیا ہے کہ تم سچ مچ ہمارے عزیزہو ، ہم پر مہربانی کرو [۱] -

تفریح و تفنن

محبت اور مسرت کے عالم میں آریہ لوگ اطمینان کی زندگی بسر کرتے تھے ، دوسرے عالم کی بہت فکر نہ تھی ، ریاضت کا کوئی خیال نہ تھا ، کھانے پینے کی کوئی روک ٹوک نہ تھی ، گوشت خوری کا رواج سب میں جاری تھا ، شراب اور سوم رس خوب پیا جاتا تھا - جرمنوں کی طرح ہندو آریہ بھی جوا بہت کھیلتے تھے [۲] ناچ اور گانے کا بہت شوق تھا ، کھلے میدانوں میں عورت اور مرد بہت شوق سے ناچتے تھے ، فن موسیقی کو بہت ترقی ہوچکی تھی ، ستار ، بانسری اور ڈھول وغیرہ رائج تھے [۳] اور بھی بہت سے دل بہلاؤ کے سامان تھے ، مثلاً ، رتھوں کی دوڑ اکثر ہوتی تھی اور اُس میں بڑا لطف آتا تھا [۴] سب لوگوں کو خصوصاً عورتوں کو ندیوں اور تالابوں میں نہانے کا بہت شوق تھا [۵] رگ وید کے زمانے میں جیسی مسرت اور مجلسی آزادی تھی ویسی کبھی ہندوستان میں نہیں دیکھی گئی ، اس معاملے میں آریوں نے آگے چل کر دوسرا راستہ اختیار کیا ، لیکن فرقے اور تنظیم کے معاملے میں وہ رگ وید ہی کی

---

[۱] — رگ وید ، ۸ ، ۴۷ ، ۲ — ۲ ، ۲۹ ، ۴ — ان کے علاوہ دیکھئے ، رگ وید ۳ ، ۵۳ ، ۵ — ۴ ، ۲۵ ، ۲ — ۸ ، ۴۵ ، ۱۸ وغیرہ —

[۲] — رگ وید ، ۲ ، ۱۲ ، ۴ — ۱۰ ، ۳۴ ، ۱۸ —

[۳] — رگ وید ۱ ، ۱۹۲ ، ۴ — ۶ ، ۲۹ ، ۳ — ۷ ، ۵۸ ، ۹ — ۸ ، ۲۰ ، ۲۲ — ۹ ، ۱ ، ۸ — ۵ ، ۲۲ ، ۱۲ —

[۴] — رگ وید ، ۸ ، ۶۹ ، ۴ — ۱ ، ۶۰ ، ۵ — ۹ ، ۳۳ ، ۵ —

[۵] — رگ وید ، ۵ ، ۸۰ ، ۵ — ۹ ، ۶۹ ، ۴ —

لکیروں کو پیٹتنے رهے، سیاسی تنظیم میں بهي وه بہت، کچهه آسی راستے پر رهے جسے پہلے ویدک آریوں نے نکالا تها -

سلطنت کا انتظام

سلطنت کے انتظام کے متعلق لکھنے کے لئے رگ وید میں کافی مثال نہیں هے، لیکن ایدهر اودهر کے بیانات کو جمع کرکے تهوڑا سا حال لکھا جا سکتا هے، رگ وید میں اکثر راجه کا ذکر آیا هے، معلوم هوتا هے که راجه موروثی هوا کرتا تها، یعنی ایک هی خاندان سے راجه کا انتخاب هوا کرتا تها [۱]

راجه

راجه کے تقرر کا رواج کیسے نکلا، اس کے بارے میں رگ وید کچهه نہیں کہتا هے، لیکن اتیرے برهمن اور تیتریه برهمن میں دو پرانی کہانیاں هیں جو تاریخ پر بہت روشنی ڈالتی، اتیرے برهمن میں کہا گیا هے که ایک دفعه دیوتاؤں اور راکششوں میں لڑائی هوئی..............راکششوں نے دیوتاؤں کو شکست دے دی..........دیوتاؤں نے کہا که هم لوگوں نے اپنے میں راجه نه کہنے کے باعث شکست کهائی - همکو راجه بنانا چاهئے - (راجا نم کروامہے)

راجگي کي ابتدا

اس تجویز پر سب لوگ راضی هوگئے [۲] تیتریه برهمن کہتا هے که ایک مرتبه دیوتاؤں اور راکششوں میں لڑائی هوئی، پرجاپت نے اپنے بڑے لڑکے اندر کو چهپا دیا که کہیں طاقت ور راکشش اسے مار نه ڈالیں، اسی طرح کیدهو کے لڑکے پرلاده نے اپنے لڑکے وروچن کو چهپا دیا که کہیں دیوتا اُسے مار نه ڈالیں، دیوتاؤں نے پرجاپت

---

[۱]—رگ وید، ۱، ۱۴۳، ۱ —

[۲]—ایتریه برهمن ۱، ۱۴ —

کے پاس جاکر کہا کہ بغیر راجہ کے لڑائی کرنا ناممکن ہے - یہ کہہ کرکے انہوں نے اندر سے راجہ ہونے کی درخواست کی [۱] ان دونوں خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آریوں میں ابتدا ہی سے یہ عقیدہ تھا کہ لڑائی کی ضرورتوں سے راجہ کی تخلیق ہوئی ' آجکل کے اہل علم کی تحقیقات سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ لڑائی میں قوتوں کو یکجا کرنے کے لئے ایک سرگروہ رکھنے کی ضرورت سے دنیا میں سلطنت یا راجگی کی ابتدا ہوئی ' معلوم ہوتا ہے کہ آپس میں اور غیر آریوں سے لڑائی ہونے کے باعث راجاؤں کی ابتدا ہوئی تھی اور مسلسل لڑائیوں کے قائم رہنے کے سبب سے یہ رواج مستقل ہو گیا تھا ' دوسرے آپس کے جھگڑوں کے فیصلے کے لئے بھی راجہ کی ضرورت تھی ' تیسرے سوسائیٹی کے اُن کاموں کے انتظام کے لئے بھی ایک راجہ کی ضرورت تھی جن میں بہت سے آدمیوں کی امداد کی ضرورت تھی ' رگ وید میں متروَرن اور آگن دیوتاؤں نے اپنے راجگی کے معاملے میں جو باتیں کہی ہیں اُن سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اس دنیا کے راجہ بہت شاندار ہوتے تھے ' امن اور انتظام قائم رکھتے تھے ' اور لوگ اُن کے احکام کی تعمیل کرتے تھے [۲] -

راجہ کا طرز معاشرت اور فرائض

پروُں کا راجہ ترس دسیو کہتا ہے کہ " — — — دیوتا مجھے ورن کے کاموں میں شامل کرتے ہیں — — — میں راجہ ورن ہوں ' دیوتا مجھے وہ طاقت دیتے ہیں ' جن سے راکششوں کی تباہی ہوتی ہے — — میں اندر ہوں ' میں ورن ہوں [۳]

[۱] — تیتریہ برہمن ۱ ' ۵ ' ۹ —

[۲] — رگ وید ' ۳ ' ۴۳ — ۵ ' ۶۹ ' ۱ — ۷ ' ۶۴ ' ۲ — ۸ ' ۵۶ ' ۱ — ۶۷ ' ۱ — رغیرہ رگ وید ۲ ' ۲۷ ' ۱۰ — ۲ ' ۲۷ ' ۱ — ۵ ' ۶۲ ' ۳ — ۵ ' ۸۵ ' ۳ — ۶ ' ۷۰ ' ۱ — ۷ ' ۸۶ ' ۱ — ۱ ' ۷ ' ۸۷ — بھی دیکھئے -

[۳] — رگ وید ' ۴ ' ۴۲ —

اور وہ اپنے کو دیوتاؤں کے برابر سمجھتے تھے ' جو لوگ راجہ کا حکم نہیں مانتے تھے ' اُن پر قوت کا مظاہرہ کیا جاتا تھا [۱] لیکن زیادہ تر لوگ خود ھی راجہ کا حکم مانا کرتے تھے ' ایک راجہ کا تذکرہ ھے جو آرام و اطمینان سے اپنے محل میں رھتا تھا اور جس سے رعایا محبت کرتی تھی [۲] - اس سے بھی ظاھر ھے کہ راجاؤں کا منصب بہت بلند تھا — — —

راجہ کا فرض تھا کہ رعایا پر مہربانی رکھے مثلاً راجہ لوگوں کو تحائف دیتا تھا [۳] جہاں اگن کو گاؤں کا حفاظت کرنے والا کہا گیا ھے وھاں یہہ مطلب معلوم ھوتا ھے کہ گاؤں کی حفاظت کرنا راجہ کا فرض تھا [۴] ایک رشی کہتا ھے کہ دیوتا اُس راجہ کی حفاظت کرتے ھیں جو حفاظت چاھنے والے برھمن کی مدد کرتا ھے [۵] دوسری جگہہ کہا گیا ھے کہ سوم یومان راجہ کی طرح فوجوں کے اوپر بیٹھتا ھے [۶] جس سے ظاھر ھے کہ فوجوں پر حکمرانی کرنا راجہ کا فرض تھا ' اندر ایک کے بعد دوسری لڑائی لڑتا ھے اور ایک کے بعد دوسرے پُر (یعنی مٹی کے قلعے) کو توڑتا ھے [۷] اگن بھی قلعے اور خزانے پر قبضہ کرتا ھے [۸] یہی کرنا راجہ کا فرض تھا ' راجے بڑي شان سے رھتے تھے '

---

[۱] —رگ وید ' ۷ ' ۶ ' ۵ — ۹ ' ۷ ' ۵ —
[۲] —رگ وید ' ۴ ' ۵ ' ۸ —
[۳] — رگ وید ' ۱ ' ۶۷ ' ۱ —
[۴] —رگ وید ۱ ' ۱۴۴ ' ۱ —
[۵] —رگ وید ۴ ' ۵۰ ' ۸ ' ۹ —
[۶] —رگ وید ۹ ' ۷ ' ۴ —
[۷] —رگ وید ۱ ' ۵۳ ' ۷ — ۷ ' ۱۸ — وغیرہ -
[۸] —رگ وید ۳ ' ۱۵ — ۴۷ — ۴ ' ۲۷ ' ۱ — وغیرہ -

یہ قیاس رگ وید کے اُن منتروں سے ہوتا ھے جہاں راجہ متر اور ورُن کے ہزار کھمبے والے مضبوط اور اونچے محل پر خیال آرائی کی گئی ھے [۱] یہ بھی کہا گیا ھے کہ راجاؤں کی طرف دیکھنا مشکل ھے ، وہ سونے کی طرح معلوم ہوتے ھیں [۲] اس سے قیاس ہوتا ھے کہ وہ سنہرے اور بہت ھی چمکیلے کپڑے پہنتے تھے جیسا کہ ضروری تھا ، انتظامی معاملات میں بہت سے کام کرنے والوں سے مدد ملتی تھی -

پروهت

یہ ھم کہہ چکے ھیں کہ پروهت راجہ کے ساتھ رھتا تھا اور بہت اثر رکھتا تھا ، رگ وید میں اگنی کو بڑا پروهت اور لڑائی میں مدد کرنے والا مانا گیا ھے [۳] دوسری جگہہ متر ، ورن ، اگنی اور آدتیوں کے ایلچیوں اور ھرکاروں کا ذکر ھے جو سچے ، عقلمند اور کامل‌الفن تھے اور جو چاروں طرف دیکھ بھال کرتے تھے ، خبریں لاتے تھے اور حفاظت کا انتظام کرتے تھے [۴] ان خیالات کی بنا پر وہ لوگ راجہ کے عمال معلوم ہوتے ھیں جن سے راجہ اس طرح کے کام لیا کرتے تھے ، کئی جگہہ سنانی (فوج کے سردار) کا ذکر ملتا

سنانی

ھے جو فوج کا سردار تھا [۵] ، جس کو راجہ مقرر کیا کرتا تھا ، ویدک لٹریچر میں گرامنی کا بھی ذکر آیا ھے گرام کے لفظ کے معنی جھنڈ کے ھیں جو سنسکرت لٹریچر میں اکثر ملتا ھے ، شاید بہت پہلے جب آریہ اپنے مویشیوں کو لیکر اِدھر اُدھر

---

[۱]— رگ وید ۲ ، ۴۱ ، ۵ — ۷ ، ۸۸ — ۵ —

[۲]— رگ وید ۱ ، ۱۸۵ ، ۸ — ۸ ، ۶ ، ۳۸ —

[۳]— رگ وید ۱ ، ۴۴ ، ۱۰ — ۳ ، ۲ ، ۸ —

[۴]— رگ وید ۷ ، ۶۱ ، ۳ — ۱ ، ۲۵ ، ۳ — ۶ ، ۶۷ ، ۵ — ۷ ، ۶۳ ، ۳ — ۴ ، ۴ ، ۳ — ۸ ، ۴۷ ، ۱۱ —

[۵]— رگ وید ۷ ، ۲۰ ، ۵ — ۹ ، ۹۶ ، ۱ —

گھوما کرتے تھے اور کسی ایک جگہہ پر بہت دن تک نہ رہتے تھے تو
اُس وقت ہر گھومنے والے گروہ کو گرام کہتے تھے' کھیتی کا رواج بڑھنے پر
جب یہ گرام ایک خاص جگہہ پر بس گیا تو یہ
بستی بھی گرام کہلانے لگی ' بستی کے معنوں میں

گرام

گرام یا گاؤں اب تک استعمال کیا جاتا ہے - گاؤں کا مکھیا یا اگوا گرامنی
کہلاتا تھا ' وہ موروثی حق دار ہوتا تھا ' یا گاؤں
کے رہنے والے اُس کا انتخاب کرتے تھے یا پھر راجہ

گرانمتری

اُس کو مقرر کرتا تھا - یہ ٹھیک ٹھیک نہیں کہا جاسکتا ' شاید تینوں
رسمیں تھوڑي تھوڑي رائج تھیں کچھہ بھی ہو گرانمتري کا درجہ بہت
اونچا تھا ' وہ راج کے خاص عہدہ داروں میں گنا
جاتا تھا ' رگ وید میں کہیں کہیں ورج پت کا

ورج پت

لفظ بھی آیا ہے ' لیکن اس کے معنی گرانمتری ہی معلوم ہوتے
ہیں -

رگ وید کے زمانے میں ' راجہ یا اس کے عمال بیخوف نہ تھے '
ان کو دھرم کے مطابق انتظام کرنا پڑتا تھا اس کے
علاوہ پبلک کے بھي سیاسی حقوق تھے ' ویدک لٹریچر

سبھا یا سمیتي

میں سبھا اور سمتی کا ذکر بہت جگہہ آیا ہے ' ان کی اصل صورت کے بارے
میں ابھی تک اہل علم کی جماعت میں اختلاف ہے ' لڈوگ کی راے ہے
کہ سمتی میں سب لوگ رہتے تھے لیکن سبھا میں صرف بڑے آدمی
یعنی مکھوں یا برہمن ہی بیٹھتے تھے - سَمَر کی راے ہے کہ سبھا تو
گاؤں کے لوگوں کی تھی اور سمتی عوام کی ' ہیلی برانت ' میکڈانلڈ
اورکیتھہ کی راے ہے کہ دونوں میں کوئی خاص فرق نہ تھا ' سمتی کا

مطلب پبلک سے ھے اور سبھا کا بیٹھنے کی جگہہ سے ، لیکن اتھر وید میں سبھا اور سمتی کو پرجا پت کی دو لڑکیاں کہا گیا ھے [۱] - جس سے معلوم ھوتا ھے کہ یہ دونوں ادارے ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے ، لیکن الگ الگ تھے ، رگ وید میں ایک تیسرا لفظ ویدتھ بھی کئی بار آیا ھے جسکا مطلب کہیں تو مذھبی ، کہیں عام و معمولی ، کہیں فوجی جتھا ھے ، کہیں مکان کہیں یگیہ اور کہیں عقل وغیرہ ھے ، ویدتھ لفظ کے استعمال سے تو کہیں ان اداروں کے بارے میں کوئی خاص بات نہیں معلوم ھوتی لیکن سبھا اور سمتی سے اچھی طرح ثابت ھوتا ھے کہ یہاں لوگ ملکر تمام ضروری معاملات پر غور کرتے تھے ، قاعدے بناتے تھے سیاسی اصول قائم کرتے تھے اور پیچیدہ مقدموں کا فیصلہ کرتے تھے - سب لوگ یہاں

فرائض

بحث کرسکتے تھے اور معاملات سلطنت میں اپنی عقل کے مطابق حصّہ لے سکتے تھے ، یہاں راجہ بھی آتا تھا اور کرسی صدارت کو زیب دیتا تھا - ممکن ھے کہ ایک راجہ کے مرنے پر دوسرے کا انتخاب سبھا یا سمتی میں ھوتا ھو ، لیکن سب تذکروں کا مقابلہ کرنے سے یہہ زیادہ ممکن معلوم ھوتا ھے کہ راجہ عام طور پر موروثی ھوتا تھا ، لیکن پبلک کے سامنے قاعدہ کے مطابق منظوری لیجاتی تھی ، رگ وید کی سمتی قدیم یونان ، روم اور جرمنی کی سبھاؤں سے ملتی جلتی ھے -

رگ وید کے زمانے میں سلطنت کی جانب سے کون کون سے ٹکس لئے

ٹکس

جاتے تھے ، اسکا ذکر بہت کم ملتا ھے ، معلوم ھوتا ھے کہ ٹیکس بہت کم تھا ، شاید راجہ کے پاس بہت سی زمین تھی ، جسکی آمدنی سے سلطنت کا بہت سا خرچ چلتا تھا ، شاید اپنی

---

[۱]—اتھر وید ۷ ، ۱۲ ، ۱ —

آمدني سے کچھہ حصہ لوگ راجہ کو دیتے تھے ' ایک جگہ پر کہا گیا ہے کہ جیسا راجہ امیروں کو کھاتا ہے ' اُسی طرح اگنی جنگلوں کو کھاتا ہے [۱] اس سے قیاس ہوتا ہے کہ امیروں سے زیادہ ٹیکس لیا جاتا تھا -

انصاف

انصاف کے متعلق بھی رگ‌وید سے بہت کم پتہ چلتا ہے ' شاید بہت سے جھگڑوں کا فیصلہ خاندان کے مکھیا کردیتے تھے ' رگ وید میں جوشت واے' ویرویہ الفاظ آئے ہیں [۲] اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ انصاف کے اصولوں میں مختلف فرقوں کي زندگی کی قدر و منزلت ملحوظ رہتی تھی ' آگے چلکر دھرم سوتروں میں سلسلہ‌وار بتایا گیا ہے کہ فلاں کو مارنے سے اتنی گائیں دینی پڑینگي اور فلاں کے لئے اتني - اس سے خیال ہوتا ہے کہ رگ وید کے زمانے میں بھي کچھہ ایسا ہی قاعدہ جاري تھا - لیکن کچھہ خطاؤں کے لئے اور طرح کی بھی سزائیں دیجاتی تھیں ' رگ وید میں دیوتاؤں اور آدمیوں کے جیل خانے کا ذکر ہے [۳] جس

سزا

سے قیاس ہوتا ہے کہ کچھہ خطاؤں کے لئے اس زمانے میں بھی جیل خانے کی سزا دیجاتی تھی' دو منتر میں ذکر ہے کہ گاؤں والوں کی سو بھیڑ مار ڈالنے کے جرم میں ریجراس کو اسکے باپ نے اندھا کر دیا [۴] اس ذکر سے کوتمبک ڈنڈ [خانگی سزا] کی رسم کی تائید ہوتي ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھی جسمانی سزا بھی دیجاتی تھی ' دیرگھہ تمس کی کتھا ایسا سے قیاس ہوتا ہے ' لیکن پورا ثبوت نہیں ملتا کہ جرم ثابت کرنے کے لئے پانی اور آگ سے بھي

---

[۱]—رگ وید ۱ ' ۶۵ ' ۴ -

[۲]—رگ وید ۲ ' ۳۲۴ - وغیرہ -

[۳]—رگ وید ۴ ' ۱۲ ' ۵ -

[۴]—رگ وید ۱ ' ۱۱۶ ' ۱۶ ' ۱ ' ۱۱۷ ' ۱۷ -

امتحان کا عمل جاری تھا یا نہیں [۱] کئی جگہہ مدہ مشی کا لفظ آیا ھے جس سے معلوم ھوتا ھے کہ بہت سے جگھڑوں کا فیصلہ پنچوں کے ذریعہ ھو جاتا تھا ، کبھی کبھی چور ، اناج ، کپڑے ، روپیہ پیسہ اور گائے وغیرہ چرا لیجاتے تھے ، پتہ لگنے پر اُن کو سزائیں دیجاتی تھیں [۲] -

رگ وید میں راجنیہ لفظ کا استعمال دومعنوں میں ھوا ھے ، ایک تو **راجنیہ** راجہ اور دوسرے زمیندار - معلوم ھوتا ھے کہ راجہ کے اور گرد بہت سے زمیندار تھے جو راجہ کا اقتدار تسلیم کرتے تھے لیکن خاندان کے لحاظ سے خود کو راجہ سے کم نہیں سمجھتے تھے - **سنہشاہ** اور جو سلطنت کے دئے ھوے حقوق سے فائدہ اٹھاتے تھے - کئی جگہ سمراج کا لفظ بھی آیا ھے ، جس سے معلوم ھوتا ھے کہ بہت سے معمولی راجے کسی ایک راجہ کا اقتدار تسلیم کر لیتے تھے ، اُس وقت یہ راجہ سمراٹ (شہنشاہ) کہلانے لگتا تھا [۳] -

---

[۱]—رگ وید ۱ ، ۱۰۸ ، ۲ وغیرہ -

[۲]—رگ وید ۱ ، ۱۶۵ ، ۱۰ — ۱ ، ۴۲ ، ۲ ، ۳ — ۸ ، ۲۹ ، ۶ — ۴ ، ۲۹ ، ۵ -

[۳]—میکڈانل اور کیتھہ ، انڈکس ۲ صفحہ ۴۳۳ -

Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue